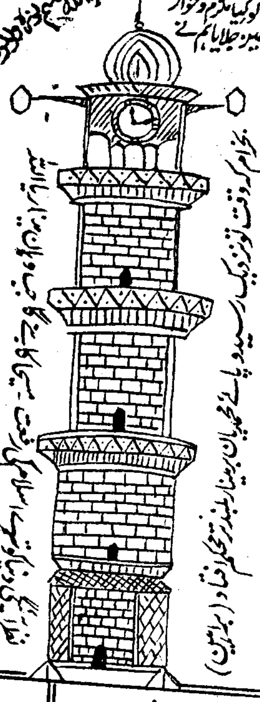
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (انہ اوی القریہ)



الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر	۳۱/ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری یوم دوشنبہ	جلد ۶

فہرست مضامین

الحکم کے اضعاف حجم یا ہفتہ مین دوبار کا سوال

کسی گذشتہ اشاعت مین ہم نے بعض مضامین کے عدم اندراج کے متعلق جو معذرت کی تھی اس مین اس سوال کو بھی قوم کے سامنے پیش کر دیا تھا کہ کیا اس کا حجم اور بڑھایا جاوے یا ہفتہ مین دوبار کیا جاوے ——

ہمارے لئے خوشی اور فخر کی بات ہے کہ اس سوال پر جماعت نے غور کرنا شروع کر دیا ہے اور ہمارے پاس رائین آنے لگین ہین جنکو ہم کسی اگلی اشاعت سے سلسلہ وار چھاپنا شروع کر دینگے

اس سوال کے متعلق بعض ضروری امور بھی ہین جو سرپرستانِ الحکم کی توجہ کے قابل ہین اسلئے ہم ان کو بھی مختصر بیان کر دیتے ہین

اول اخبار کے ہفتہ مین دوبار کرنیکی ضرورت مین اگر یہی حجم رکہا جاوے اور اس کو ہفتہ مین دوبار کر کے شائع کیا جاوے تو کسی صورت مین مفید نہین ہو سکتا بلکہ اس سے قوم پر جسکا ایک پیسہ اس وقت گران قیمت ہے، مفت کا بوجھ ہوگا اس لئے بہرحال سوال حجم کی بیشی کا ہے خواہ ہفتہ مین دوبار ہو یا ایک بار

دوم حجم کی بیشی مین یہ ضروری امر ہے کہ اخبار وزنی ہونیکی وجہ سے ۲/ آنے کے ٹکٹ مین جانے لگے جس سے اخراجات محصول کم از کم دو چند ہو جائینگے

سوم سٹاف اور سامان مطبع کو دو چند کرنا ضروری ہوگا

پس ہمارے احباب رائے دیتے وقت ان سوالات کو مدِ نظر رکہکر اپنی قیمتی رائے لکہین اور جو بزرگ پہلے اپنی رائے بھیج چکے ہین وہ بھی ان امور کو ملحوظ رکہہ کر اور سوالات ذیل کے لحاظ سے پہر اپنی رائے لکہین:

اول - اخبار ہفتہ مین دوبار ہو یا حجم بڑہایا جاوے پہلی صورت مین ہر اشاعت کا حجم کیا ہو اور دوسری صورت مین کتنے صفحہ اور بڑہائے جائین -

دوم ہفتہ مین دوبار کی صورت مین قیمت کیا ہو؟ اور بیشی حجم کی صورت مین کیا؟

یہ امور ہین جنپر غور کرنا ضروری ہے یہ سوال شاید آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ سے پہلے عملی صورت مین ہم حل نہین کر سکینگے کیونکہ اس کا حل بصورت عمل صرف ناظرین ہی کی رائے اور مرضی پر ہے اور یہ معاملہ بہت ہی نازک اور غور طلب ہے

حافظ محمد یوسف صاحب کے نام خط

ناظرین حافظ محمد یوسف صاحب کے نام سے واقف ہین انکے نام ہمارے مکرم مخدوم جناب بابو محمدؐ صاحب ہیڈ کلرک نہر سرہند نے مندرجہ ذیل دو خط لکھے تھے جنکا جواب نہین معلوم کیا دیا گیا ہم ان خطوط کو بجنسہ ناظرین کے فائدے کے لیے درج کرتے ہین مگر اتنا کہنا ضروری سمجھتے ہین کہ یہ خط دراصل حافظ صاحب کے ایک پیغام کے جواب مین ہین وہ پیغام یہ تہا کہ حافظ صاحب کے پاس ان کی بدقسمتی سے ایبٹ آباد کا مغرور ملان فضل دین آیا جو پیسہ اخبار کا موسٹی قرار دیا گیا ہی اور حافظ صاحب جسکے سکرٹری بنے ہین اور اُسے نشان نمائی کے لئے قادیان لانا چاہتے تھے اس کا جواب حافظ صاحب کو دیا گیا ہے۔ ایڈیٹر

پہلا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حافظ جی صاحب مکرمی سلمہ اللہ تعالٰے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

مین نے آپکا پیغام حضرت میرزا صاحب کی خدمت مین عرض کر دیا ہے آپ جسوقت چاہین قادیان تشریف لے آوین اور جس بزرگ کے آپ سکرٹری بنے ہین ان کو ہمراہ لے آوین اب رہا نشان آسمانی کی بابت اس مین ہر طرح سے پابندی قرآن شریف کی کرنی ہو گی یعنے جو کچھہ نشانات کی بابت اللہ پاک نے فرمادیا ہے اس کی پابندی کرنی ہو گی اس حکم الہی کی تفصیل آپکے اسجگہ آنے پر ہو جاویگی آپکا قادیان آنا ایک امر ضروری بات کیواسطے بھی مناسب ہے اور وہ یہ ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ میرا چھوٹا بھائی نور محمد نامی لاہور گیا اس کو منشی الہی بخش صاحب نے بتلایا تھا کہ ایک بڑے بزرگ نے خواب دیکھا ہے کہ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جذام ہو گیا بلکہ لاہور کے ایک مسلمان نے اس بارے مین اشتہار بھی جاری کیا ہے اب آپ اسجگہ آکر اپنی زبان سے جھوٹے اور مفتری کو لعنت اللہ کہنے کے حقدار ہو جاوینگے ۔ مین شاید انوار کو اس جگہ سے واپس ہونگا ۔

دوسرا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلے علی رسولہ الکریم

حافظ جی صاحب مخدومی مکرمی سلمہ اللہ تعالٰے

ایک خط آپ کی خدمت مین ارسال کیا تہا جو اُمید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا اب ایک اشتہار اس بزرگ کا جس کے آپ سکرٹری بنے ہین دیکھا گیا ۔ حافظ مین آپ کو محض خلوص نیت سے کہتا ہون کہ ایسے شخص کے مقابل پر جو مسیح موعود ہونیکا دعوی کر کے قرآن حدیث ۔ اور نشان آسمانی ۔ اور دلائل عقلیہ سے ایک کافی ثبوت دنیا کو دیچکا ہے ۔ چند سطر اشتہار شایع کر کے فرعون بٹیرون کی طرح فتح کا خواستگار ہونا خدا ترسی کا طریق نہین ہے ایسے طریق کو کوئی متقی اور منصف مزاج پسند نہیں کریگا مناسب یہ ہے کہ آپ مع اپنے اس بزرگ کے قادیان تشریف لاوین اور میرزا صاحب جو مسیح موعود ہونے کے مدعی ہین ان سے دریافت کرین کہ آپکے پاس اس دعوی پر موافق قدیم سنت اللہ کے تین طور کا ثبوت ہونا چاہیئے یعنی (۱) کتاب اور سنت سے (۲) آسمانی نشانون سے (۳) دلائل عقلیہ سے ۔ سو اگر آپ کے پاس ان تینون قسم کا ثبوت موجود ہے تو پیش کرو ۔ پہر اگر وہ تینون قسم کا ثبوت جو ایک ایسے شخص کے لئے ضروری ہے جو الہام کے ساتہہ لوگون کو اپنی بیعت اور اطاعت کے لئے بلاتا ہے پیش کر دین اور آپ دیکھین کہ وہ ثبوت کافی نہین ہے تب اُسوقت اس کے مقابل پر آپکا منتخب بزرگ مخالفانہ ثبوت دے سکتا ہے یعنی اسپر لازم ہوگا کہ قران و حدیث کے مقابل میرزا صاحب سے بڑہکر کتاب اور سنت سے ثبوت پیش کرے اور عقل کے مقابل پر ان سے زیادہ عقلی دلائل پیش کرے اور آسمانی نشانون کے مقابل ان سے بڑہکر نشان دکہلاوے ۔ مباحثہ کا یہی طریق ہے کہ پہلے مدعی سے ثبوت مانگا جائے اگر اس مقابلہ کے وقت آپ کے بزرگ صاحب نے تینون قسم کے ثبوتون مین سے اپنا غلبہ ثابت کر دیا تو خود فیصلہ ہو جائیگا کہ میرزا صاحب جھوٹے ہین اور اس طریق سے دنیا بآسانی سمجہہ جائیگی کہ کن دلائل کے ساتہہ دعوی پیش ہوا تہا اور اب کس طرح توڑ دیا گیا اور اس صورت مین نہایت سہولیت اور آسانی سے حق کہل جائیگا حافظ صاحب اسقدر تو آپ اپنے دنیوی تجربہ سے بہی جانتے ہین کہ اول مدعی کا حق ہے کہ وہ اپنا ثبوت پیش کرے جسقدر خدا تعالٰے نے اس کو دلائل دیے ہین وہ سب دکہلاوے پہر ان ثبوتون کا اگر رد کیا گیا تو بس وہ دعوی باطل ہو جائیگا مگر مداری کے تماشے کیطرح یہ کوئی تماشا نہیں سمجھنا چاہیئے آپ بھی اب قبر مین پیر لٹکائے بیٹھے ہین ذرا ہوش کر کے تقوی کے التزام کیساتھ مقابل پر آنا چاہیئے ۔

کلمات طیبات امام الزمان علیہ السلام

ایک جامع درس

گذشتہ نمبرون جو سلسلہ رویداد کرسمس کا شروع ہے اس نمبر مین (اس تقریر کے لیئے جو ذیل مین درج کیجاتی ہے) ہم . . ملتوی کرتے ہین اگلے نمبر مین بدستور وہ سلسلہ جاری ہوگا انشاء اللہ یہ تقریر ہمارے سید و مولا امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۴- مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کی شب کو فرمائی تھی- (ایڈیٹر)

مامور من اللہ کی صحبت مین رہنے والے لوگ بہت کچھ فایدہ اٹھاتے ہین اور ایک حد تک علم صحیح اس تعلق کے متعلق جو مامور من اللہ اور خدا تعالےٰ مین ہوتا ہے حاصل کرتے ہین مگر وہ کامل علم جو اس مامور کو دیا جاتا ہے کسی دوسرے کو نہین مل سکتا- اور خدا تعالےٰ کا علم تو پھر اور ہی رنگ رکھتا ہے- جب مامور تکذیب اور انکار حد تک پہونچ جاتا ہے تو پھر ٹھیک اسی طرح جیسے زمیندار جب فصل پک جاتی ہے تو اسکے کاٹنے کے واسطے درانتی کو درست کرتا ہے اللہ تعالےٰ بھی مکذبون کے لیے تیاری کرتا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اب وہ وقت آگیا ہے خدا تعالےٰ ہر پہلو سے حجت پوری کرچکا ہے اسلیئے اب ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ خاموشی سے آسمانی ہتیار اور حربے کو دیکھے دنیا مین ہم یہ قانون دیکھتے ہین کہ جب ایک حاکم کو معلوم ہوجاوے کہ فلان مظلوم ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ جسکا علم سب سے زیادہ صحیح اور یقینی ہے جو ہر حال کا بینا ہے کیون اس مظلوم صادق کی مدد نہ کریگا جو محض اسلیئے ستایا گیا ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر یہ کہا کہ مین خدا کی طرف سے اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا ہون اللہ تعالےٰ اپنے راستباز بندون کو کبھی ضایع نہین کرتا وہ ان کی مدد کرتا ہے لیکن ہان یہ سنت اللہ ہے کہ وہ صبر سے کام لیتا ہے یہ کہنا کہ خدا تعالےٰ کو اس تکذیب اور انکار کی خبر نہین کفر ہے وہ تو ابتدا سے جانتا ہے کہ کیا کیا جاتا ہے -

اسوقت خدا تعالےٰ کے فضل سے دو فریق ہوگئے ہین جس طرح ہماری جماعت شرح صدر سے اپنے آپ کو حق پر جانتی ہے اسی طرح مخالف اپنے غلو مین ہر قسم کی بے حیائی اور جھوٹ کو جایز سمجھتے ہین شیطان نے انکے دلون مین جما دیا ہے کہ ہماری نسبت ہر قسم کا افترا اور بہتان انکے لیے جایز ہے اور نہ صرف جایز بلکہ ثواب کا کام ہے اسلئے ایسے ضروری ہے کہ ہم اپنی کوششون کو انکے مقابلے مین بالکل چھوڑ دین اور خدا تعالےٰ کے فیصلہ پر نگاہ کرین جسقدر وقت ان کی بیہودگیون اور گالیون کیطرف توجہ کرنے مین ضایع کرین بہتر ہے کہ وہی وقت استغفار اور دعاؤن کے لیے دین -

ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھین جو مین بیان کرتا ہون مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا مین تو رشتے ناطے ہوتے ہین بعض ان مین سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہین بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے لیکن جناب الہی کو ان امور کی پروا نہین اس نے تو صاف طور پر فرمادیا کہ اِنَّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے + اب جو جماعت اتقیا ہے خدا اس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کریگا + یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہین ہوسکتے کہ متقی بھی وہین رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہین کھڑا رہے ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اسکا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے- خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے-

اگر کوئی یہ خیال کرے کہ ان مین علماء بھی ہین ملہم بھی ہین تو یہ ایک خیالی بات ہے اور اس سے کوئی فایدہ اس مقصد کو نہین پہونچ سکتا جو انسانی ہستی کا ہونا چاہیئے + یاد رکھو وہ امر جس پر خدا راضی ہوتا ہے جب تک وہ نہو نہ علم صحیح ہوتا ہے نہ الہام مفید جو شخص پاخانہ کے پاس کھڑا ہے پہلے تو اسکو بدبو ہی آئیگی پھر اگر عطر اسکے پاس کیا جاوے تو وہ اس سے کیا فایدہ اٹھائے گا- جبتک خدا تعالےٰ کا قرب حاصل نہ ہو کچھ نہین ملتا اور خدا کے قریب کرنے والی بات صرف تقوے ہے سچی آواز سننے کے لیئے متقی بننا چاہیئے

مین نے بہت سے لوگ دیکھے ہین جو ہر آواز کو جو انہین آجاوے الہام ہی سمجھتے ہین حالانکہ اضغاث احلام بھی ہوتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ جو آوازین انہین سنائی دیتی ہین وہ بناوٹی ہین نہین انکو آوازین آتی ہونگی مگر ہم ہر آواز کو خدا تعالےٰ کی آواز قرار نہین دے سکتے جب تک اسکے ساتھ وہ انوار اور برکات نہون جو اللہ تعالےٰ کے پاک کلام کے ساتھ ہوتے ہین اسلئے ہم کہتے ہین کہ ان الہام کے دعوی کرنے والون کو اپنے الہامون کو اس کسوٹی پر پرکھنا چاہیئے اور اس بات کو بھی انہین فراموش نہین کرنا چاہیئے کہ بعض آوازین نری شیطانی ہوتی ہین- اسلئے ان آوازون ہی پر فریفتہ ہوجانا دانشمند انسان کا کام نہین بلکہ جبتک اندرونی نجاست اور گند دور نہو- اور تقوے کی اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل نہو اور اس درجہ اور مقام پر انسان نہ پہونچ جاوے جو دنیا ایک مرے ہوئے کیڑے کے

سے بھی حقیر اور ذلیل نظر آوے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی ہر قول و فعل مین مقصود ہو اس مقام پر قدم نہین پڑ سکتا جہان پہونچکر انسان اپنے اللہ کی آواز سنتا ہے اور وہ آواز حقیقت مین اسی کی ہوتی ہے کیونکہ اسوقت یہ تمام نجاستون سے پاک ہو گیا ہوتا ہے۔

غرض نری آوازین اور چند رسمی کتابون کے پڑھ لینے سے فیصلہ نہین ہوتا بلکہ فیصلہ کی اصل اور سچی راہ وہی ہے جس کو تائیدات الٰہیہ کہتے ہین انسے ہی فیصلہ ہوتا ہے اور خدا ہی کا حربہ فیصلہ کرتا ہے۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے حضور ایسے مقام پر کھڑا ہے جو نجاست سے بالکل الگ ہے وہ وہی پاک آوازین سنتا ہے جو حضرت موسےٰ حضرت عیسےٰ حضرت نوح حضرت ابراہیم اور دوسرے انبیا علیہم السلام نے سنین اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنکو سنا تھا مین سچ سچ کہتا ہون کہ ان آوازون کی صداقت اور عملی ظہور کے لیئے انسانی ہاتھون کی ضرورت نہین ہے بلکہ خود خدا تعالےٰ ان کی چمکار دکھاتا ہے اگرچہ یہ بہت ہی باریک باتین ہین جو معرفت کے اسرار مین داخل ہین تاہم خوشبو اور بدبو ایسے مختلف نظارون سے شناخت کیجا سکتی ہے اچھے درخت کو کئی طرح پہچان لیتے ہین پتون سے بھی شناخت کر لیتے ہین مین نے ایکبار الائچی کا درخت انبالہ مین دیکھا اور ایک پتا اسکا لیکر سونگھا تو اس مین الائچی کی خوشبو موجود تھی۔ اگرچہ ابھی اسکے تین درجے باقی تھے مگر خوشبو موجود تھی دانشمند انسان بہت سے قرائن سے امر واقعی کو معلوم کر لیتا ہے۔ خباثت بھی ہزارون پردون مین چھپی رہتی ہے اور تقوےٰ بھی ہزار در ہزار پردون مین مخفی رہتا ہے مگر انکے آثار اور قرائن سے بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔

صوفیون نے لکھا ہے کہ جیسے کوئی آدمی عین بدکاری کی حالت مین پکڑا جاوے تو اسے بہت ہی شرمندہ ہونا پڑتا ہے ایسے ہی ایک متقی جب اپنے تقوےٰ کے سر عبادت مین مصروف ہو اور کوئی اجنبی اس پر گذرے تو اسکو بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ شرمندگی کے موجبات تو ایک ہی ہین بدکار کو اپنی بدکاری کو مستور رکھنا چاہتا ہے اور متقی اپنے تقوےٰ کو۔ غرض تقوےٰ کے امور بہت پوشیدہ ہوتے ہین بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اس سر کی ملائکہ کو بھی خبر نہین ہوتی پھر دوسرے کو کیسے اطلاع مل سکتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو تعلق تبتل کا تھا اس کی کیفیت کو اللہ تعالےٰ جسقدر سمجھتا تھا اسکو کسی دوسرے نے ہرگز نہین سمجھا نہ حضرت ابوبکر نے اسے سمجھا نہ حضرت علی نے اور نہ کسی اور نے۔ آپ کا انقطاع تام اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اور مخلوق کو مرے ہوئے کیڑے سے ہیچ سمجھنا ایک ایسا امر تھا جو دوسرونکو نظر نہ آ سکتا تھا مگر خدا تعالےٰ کی تائیدونکو دیکھ کر لوگ یہ نتیجہ ضرور نکالتے تھے کہ جیسا خدا تعالےٰ سے سچا اور قوی تعلق اسنے پیدا کیا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ نے بھی اس سے کوئی فرق نہین کیا ہے۔

کیسی عظیم الشان بات ہے کہ آپ کو کوئی مقام ذلت کا کبھی نصیب نہین ہوا + بلکہ ہر میدان مین آپ ہر طرح معزز و مظفر ثابت ہوئے ہین لیکن بالمقابل اگر مسیح کی حالت کو دیکھین تو معلوم ہوتا ہے کہ انہین کیسی ذلت پر ذلت نصیب ہوئی ہے بسا اوقات ایک عیسائی شرمندہ ہو جاتا ہوگا جب وہ اپنے اس خدا کی حالت پر غور کرتا ہوگا جو انہون نے فرضی اور خیالی طور پر بنایا ہوا ہے + مجھے ہمیشہ تعجب اور حیرت ہوئی ہے کہ عیسائی اس تعلیم کو جو انجیل مین بیان ہوئی ہے اور اس خدا کو جسکے واقعات کسیقدر انجیل سے ملتے ہین رکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اسے ترجیح کیونکر دیتے ہین مثلاً یہی تعلیم ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دو۔ اب اسکے تمام پہلوؤن پر غور کرو تو صاف نظر آ جائے گا کہ یہ کیسی بودی اور نکمی تعلیم ہے۔ بعض باتین ایسی ہوتی ہین کہ ان سے بچے خوش ہو جاتے ہین۔ بعض سے متوسط درجے کے لوگ اور بعض سے اعلےٰ درجہ کے لوگ۔

انجیل کی تعلیم صرف بچون کا کھلونا ہے ہے کہ جس کی حقیقت کچھ بھی نہین۔ کیا اللہ تعالےٰ نے جو انسان کو اسقدر قویٰ عطا فرمائے ہین ان سب کا موضوع اور مقصود یہی ہے کہ وہ طمانچے کھایا کرے؟ انسان انسان تب ہی بنتا ہے کہ وہ سارے قویٰ کو استعمال کرے مگر انجیل کہتی ہے کہ سارے قویٰ کو بیکار چھوڑ دو اور ایک ہی قوت پر زور دیئے جاؤ۔ بالمقابل قرآن شریف تمام قوتونکا مربی ہے اور برمحل ہر قوت کے استعمال کی تعلیم دیتا ہے جیسا کہ مسیح کی اس تعلیم کے بجائے قرآن شریف فرماتا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی و اصلح یعنے بدی کی سزا تو اسیقدر بدی ہے مگر عفو بھی کرو تو ایسا عفو کہ اسکے نتیجہ مین اصلاح ہو وہ عفو بےمحل نہو۔ مثلاً ایک فرمانبردار خادم ہے اور کبھی کوئی خیانت اور غفلت اپنے فرض کے ادا کرنے مین نہین کرتا۔ مگر ایک دن اتفاقاً اسکے ہاتھ سے گرم چاء کی پیالی گر جاوے اور نہ صرف پیالی ہی ٹوٹ جاوے بلکہ کسیقدر گرم گرم چاء سر پر بھی پڑ جاوے تو اسوقت یہ ضروری نہین کہ آقا اس کو سزا دے۔ بلکہ اسکے حسب حال سزا یہی ہے کہ اسکو معاف کر دیا جاوے ایسے وقت پر موقع شناس آقا تو خود شرمندہ ہو جاتا ہے

کہ اس بیچارے نوکر کو شرمندہ ہونا پڑیگا۔ لیکن کوئی خسیر نوکر اس قسم کا ہے کہ وہ ہر روز نقصان کرتا ہے اگر اس کو عفو کر دیا جائے تو وہ اور بھی بگڑیگا اسکو تنبیہ ضروری ہے غرض اسلام انسانی قویٰ کو اپنے اپنے موقع اور محل پر استعمال کرنیکی تعلیم دیتا ہے اور انجیل اندھا دھند ایک ہی قوت پر زور دیتی چلی جاتی ہے۔ مگر حفظ مراتب نکنی زندیقی غرض حفظ مراتب کا مقام قرآن شریف نے رکھا ہے کہ وہ عدل کیطرف لیجاتا ہے تمام احکام مین اس کی یہی صورت ہے مال کیطرف دیکھو نہ ممسک بناتا ہے نہ مسرف یہی وجہ ہے کہ اس امت کا نام ہی **امتہ وسطا** رکھدیا گیا

پھر دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقرب کو دیکھنا چاہیئے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ بادشاہ کے دل کی بات تو بادشاہ ہی جانتا ہے مگر جسپر وہ اسرار ظاہر کرتا ہے یا اپنی رضامندی کے آثار جسپر دکھاتا ہے ضروری ہے کہ ہم اسکو مقرب کہین اسیطرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہم دیکھتے ہین تو آپکے قرب کا مقام وہ نظر آتا ہے جو کسی دوسرے کو کبھی نصیب نہین ہوا وہ عطایا اور نعماء جو آپ کو دئے گئے ہین سب سے بڑھکر ہین اور جو اسرار آپ پر ظاہر ہوئے اور کوئی اس حد تک پہنچا ہی نہیں۔ قرآن شریف ہی کو دیکھ لو کسقدر عظیم الشان پیشگوئیان اس مین موجود ہین حضرت مسیح کا مجھے بارہا خیال آتا ہے کہ یہ نادان عیسائی کس شیخی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا مقابلہ کرنے بیٹھتے ہین حضرت مسیح کا تو دعوی ہی بجائے خود محدود ہے وہ صاف کہتے ہین کہ مین بنی اسرائیل کی بھیڑون کے لئے آیا ہون ضربت علیہم الآیۃ کی مصداق آپکی دعوت کی مخاطب قوم تھی یہ دعویٰ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی نمبرداری یا پتی داری کا دعوی کرے۔ اب انکی ہمت۔ استقلال۔ اور توجہ اسی دعویٰ کی نسبت سے ہونی چاہیئے دوسری طرف ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین **قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا** اب اس ہمت اور بلند نظری اور توجہ کا مقابلہ کرو کیا یہی خدائی کی شان ہے؟ کہ یہودیون کے چار گھرون کے سوا اور کسی کی اصلاح کے لئے بھی نہین آئے!؟

خدا کے حسب حال تو ہونا چاہیئے تھا کہ آپ کی دعوت کا میدان بڑا وسیع ہوتا۔ خیر بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑون کے لئے ہی دعوت سہی مگر اب یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ اس مین کامیابی کیا ہوئی غور کیا جاوے اور انجیلی واقعات پر نگاہ کیجاوے تو یہ راز بھی کھل جاتا ہے کہ آپکو ہر میدان مین ذلیل ہونا پڑا۔ دشمنون پر کامیابی نہ ملی بلکہ انھون نے پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا اور قصہ پاک ہوا؟ اس خدا کا مقابلہ رسول اللہ صلے اللہ وسلم سے کیا جاتا ہے آپ ہر میدان مین مظفر و منصور ہوئے آپکے دشمن آپ پر کبھی قابو اور غلبہ نہ پا سکے اور آپ کے سامنے ہی ہلاک ہوئے آپ کو بھیجا ایسے وقت مین گیا جب زمانہ آپکی ضرورت کو خود ثابت کرتا تھا اور اٹھائے ایسے وقت گئے جب کامل اصلاح ہو چکی اور آپ اپنے فرض منصبی کو پوری کامیابی کے ساتھ ادا کر چکے اور **الیوم اکملت لکم دینکم** کی آواز آپ نے سن لی +

پھر مسیح کیطرف دیکھو آپ صلیب پر چڑھے ہوئے ہین اور ایلی ایلی لما سبقتنی کی فریاد کرتے ہین یہودا اسکریوطی تیس روپیہ پر اپنے پاک استاد کو پکڑوا چکا ہے اور پطرس صاحب **لعنت** بھیج رہے ہین مسیح کے لئے وہ نظارہ کیسا مایوسی بخش ہے دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ آپ کے جان نثار رفیق کسطرح پر اپنی جانین آپکے قدمون پر قربان کر رہے ہین۔ ایسے وفادار اور فرمانبردار اصحاب اور رفیق کس کو ملے؟ اور یہ وفاداری اور اطاعت مین فنا کہ اپنی جانون تک کے دیدینے مین دریغ نکیا آپکی **ذاتی قوت قدسی** کا ثبوت ہے جو مقابلہ کرنے سے مسیح مین کچھ بھی نظر نہین آتی

پھر **اسرار** کیطرف نگاہ کرو۔ جسقدر اسرار اور رموز قرآن شریف مین ہین توراۃ اور انجیل مین وہ کہان! پھر قرآن شریف تمام امور کو صرف دعوے ہی کے رنگ مین بیان نہین کرتا جیسے کہ توراۃ یا انجیل جو دعوٹی ہی دعوی کرتی ہین بلکہ قرآن شریف **استدلالی** رنگ رکھتا ہے کوئی بات وہ بیان نہیں کرتا جس کے ساتھ اسنے ایک قوی اور مستحکم دلیل نہ دی ہو جیسی قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت اپنے اندر ایک جذب رکھتی ہے جسطرح پر اس کی تعلیم مین معقولیت اور کشش ہے ویسے ہی اس کے دلائل موثر ہین۔ غرض میرا مطلب ان ساری باتون سے یہ ہے کہ سب سے بڑھکر کامل اور موثر نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

اسیطرح پر اب بھی وہی خدا ہے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان اور انعام کئے اور اسیطرح پر اب بھی اس کے فضل اور برکات کے انعام ہو رہے ہیں پس یاد رکھو کہ جو فریق اس **حق** کی مخالفت کرتا ہے اور اسکو مفتری کہتا ہے وہ جسقدر مخالفت چاہین کرین مخالف الہام سنائین **ان کو آخر معلوم ہو جائیگا کہ غالب وہی ہوتا ہے جسکو خدا نے اپنا نور اور فضل دیکر بھیجا ہے** اور خدا تعالے اپنی قدیم سنت اور عادت کیموافق **اس قوم**

پر اپنا فضل کریگا جسکو اس نے منتخب کیا ہے وہی دنیا پر پھیلے گی اور وہی قرآن شریف۔ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی وارث ہوگی +

دنیا میں ہمیشہ انسانون کے تین طبقے ہوتے ہین ۔ سابق بالخیرات مقتصد اور ظالم ۔ سابقین کو نشانات اور معجزات کی ضرورت نہین ہوتی وہ تو قرائن اور حالات موجودہ سے پہچان لیتے ہین ۔ مقتصدین کو کچھہ حصہ روشن دماغی کا ملا ہوا ہوتا ہے اور کچھہ تاریکی کا ۔ اس لئے وہ دلائل اور معجزات کے محتاج ہوتے ہین مگر تیسرا طبقہ جو ظالمین کا ہوتا ہے وہ چونکہ بہت ہی غبی اور بلید ہوتے ہین بجز مار کہانیکے وہ نہین مانتے یہ ایک قسم کا جبر ہوتا ہی جو ہر مذہب حق مین پایا جاتا ہے کیونکہ ظالمین بجز اس کے سمجھ نہین سکتے ۔ حضرۃ مسیح کے لئے طیطاؤس رومی کا اتفاق ہوگیا ۔ موسیٰ کی قوم جو پہلے ہی سے مزدورون اور فرعون کی سختیون سے نالان تھی اس نے حضرۃ موسیٰ کی دعوت کو قبول کر لینا اپنی نجات کا موجب سمجھا اور پھر بھی اللہ تعالےٰ ان کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً ان پر عذاب بھیجتا رہا کبھی طاعون کبھی زلزلے مختلف طریق پر انہیں سنوایا اور اسی طرح ہوتا رہا ہے

غرض یہ ایک سنت اللہ ہے کہ ظالمین کو اللہ تعالےٰ اس طریق پر سمجھاتا ہے کیونکہ یہ فرقہ زیادہ بھی ہوتا ہے اور غبی بھی اسوقت بھی یہ فرقہ زیادہ ہے جو نشانات خدا نے ظاہر کئے ان پر بھی جرح کرتے ہین کسوف خسوف کی حدیث کو مجروح قرار دیدیا ۔ لیکھرام کی پیشگوئی پر اعتراض کر دیا ہر نشان جو ظاہر ہوتا ہے اعتراض کر دیتے ہین مگر خدا تو سب کام کر سکتا ہے اس نے تیسری صورت اور آخری حجت اختیار کی ہے جو ۔

طاعون ہے ۔

طاعون کا علاج توبہ و استغفار ہی ہے یہ کوئی معمولی بلا نہیں بلکہ ارادہ الٰہی سے نازل ہوئی ہے یہ تو ہم نہین کہہ سکتے کہ ہماری جماعت مین سے کسیکو نہ ہو صحابہ مین سے بھی بعض کو طاعون ہوگئی تھی لیکن ہان ہم یہ کہتے ہین کہ جو خدا تعالےٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اسکے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہوکر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لیگا اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ **تہجد کی نماز کو لازم کر لین** جو زیادہ نہین وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اسکو دعا کرنیکا موقع بہر حال ملجائیگا اسوقت کی دعاؤن مین ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہین جب تک ایک خاص سوز اور درد دل مین نہ ہو اسوقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا مین رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار **قبولیت دعا** کا موجب ہو جاتے ہین +

لیکن اگر اٹھنے مین سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل مین نہین کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے لیکن جب کہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھکر ہے جو بیدار کر رہا ہے

پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیون سے پاک رکھا جاوے زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی مین آجاتا ہے جب خدا ڈیوڑھی مین آگیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟

پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد مین دانستہ ہرگز غفلت نکیجاوے جو ان امور کو مد نظر رکھکر دعاؤن سے کام لیگا یا یون کہو کہ جسے دعا کی توفیق دیجاویگی ہم یقین رکھتے ہین کہ اللہ تعالےٰ اسپر اپنا فضل کریگا اور وہ بچ جاویگا ۔ ظاہری تدابیر صفائی وغیرہ کی منع نہین ہین بلکہ بر توکل زانوے اشتر بہ بند پر عمل کرنا چاہیے جیسا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین سے معلوم ہوتا ہے مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے **قد افلح من زکٰھا** ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت مین تبدیلی کرے تمہین یاد ہوگا کہ مجھے الہام ہوا تھا **ایام غضب اللہ غضبت غضباً شدیدا** یہ طاعون کے متعلق ہے مگر وہی خدا کے فضل کا امیدوار ہو سکتا ہے جو سلسلہ دعا ۔ توبہ اور **استغفار کا نہ توڑے اور عمداً گناہ نکرے**

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہے گناہ سے صرف خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہٹاتی ہے طاعون بھی گناہون سے بچانیکے لئے ہے صوفی کہتے ہین کہ سعید کسی موقع کو ہاتھ سے نہین دیتے بعض کے حالات سنے ہین کہ انہون نے دعا کی کہ کوئی ہیبت ناک نظارہ ہو تاکہ دل مین رقت اور درد پیدا ہو اب اس سے بڑھکر کیا ہیبت ناک نظارہ ہوگا کہ لاکھون بچے یتیم کئے جاتے ہین ۔ بیواؤن سے گھر بھر جاتے ہین ہزارون خاندان بے نام و نشان ہو جاتے ہین ۔ اور کوئی باقی نہین رہتا ۔

اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو ایسے موقعون پر ہمیشہ بچا لیتا ہے جبکہ بلائین عذاب الٰہی کی صورت مین نازل ہون ۔ پس اسوقت خدا کا غضب بڑھا ہوا ہے اور حقیقت مین یہ خدا کے غضب کے ایام ہین اس لئے کہ خدا کے حدود اور احکام کی بیحرمتی کیجاتی ہے اور اس کی باتون پر ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے ۔ پس اس سے بچنے کے لئے یہی علاج ہے کہ دعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ و استغفار سے کام لو ۔ وہی دعا مفید ہوتی ہے جب کہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مفر نظر نہ آوے جو خدا کیطرف بھاگتا ہے اور اضطرار کیساتھ امن کا جویان ہوتا ہے وہ آخر بچ جاتا ہے +

ملفوظات احمدیہ

ڈائری کا اقتباس

مامور کی صحبت بہترین معلم ہے

شریعت کی کتابین حقائق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہین لیکن حقائق اور معارف پر کبھی پوری اطلاع نہیں ملسکتی جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق سے اختیار نہ کی جاوے اسی لئے قرآن شریف فرماتا ہے یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اتقا کے مدارج کامل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہ ہو کیونکہ اس کی صحبت مین رہ کر وہ اس کے انفاس طیبہ عقد ہمت اور توجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے -

قبول ہونیوالی دعا کا راز

دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ اس کے لئے دل مین ایک سچا جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالےٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے اور الہامی طور پر اس کا پیرایہ بتا دیتا ہے جیساکہ فرماتا ہے فتلقیٰ ادم من ربہ کلمات اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے راستباز بندون کو قبول ہونے والی دعائین خود الہاماً سکھا دیتا ہے -

بعض وقت ایسی دعا مین ایسا حصہ بھی ہوتا ہے جسکو دعا کرنیوالا ناپسند کرتا ہے مگر وہ قبول ہو جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس آیت کے مصداق ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم

مامور من اللہ کی سچی ہمدردی

مامور من اللہ جب آتا ہے تو اس کی فطرت مین سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے اور یہ ہمدردی عوام سے بھی ہوتی ہے اور جماعت سے بھی - اس ہمدردی مین ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھے ہوئے تھے - اس لئے کہ آپ کل دنیا کے لئے مامور ہو کر آئے تھے اور آپ سے پہلے جسقدر نبی آئے وہ مختص القوم اور مختص الزمان کے طور پر تھے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے اس لئے آپ کی ہمدردی بھی کامل ہمدردی تھی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک ان لایکونوا مومنین اس کے ایک تو یہ معنے ہین کہ کیا تو ان کے مومن نہونے کے فکر مین اپنی جان دیدیگا اس آیت سے اس درد اور فکر کا پتہ لگ سکتا ہے جو آپکو دنیا کی تبہ حالت دیکھکر ہوتا تھا کہ وہ مومن بنجاوے یہ تو آپ کی عام ہمدردی کے لئے ہے اور یہ معنے بھی اس آیت کے ہین کہ مومن کو مومن بنانیکی فکر مین تو اپنی جان دیدیگا یعنی ایمان کو کامل بنانے مین +

اسی لئے دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا آمنوا باللہ ورسولہ - بظاہر تو یہ تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہوگی لیکن جب حقیقت حال پر غور کیجاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کئی مراتب ہوتے ہین اس لئے اللہ تعالےٰ تکمیل چاہتا ہے -

غرض مامور کی ہمدردی مخلوق کیساتھ اس درجہ کی ہوتی ہے کہ وہ بہت جلد اس سے متاثر ہوتا ہے

رسول مامور

اللہ تعالےٰ اور اس کے مامورون کے درمیان دو قسم کے تعلقات ہوتے ہین - مامور تو اللہ تعالےٰ کا رسول ہوتا ہی ہے لیکن بعض مقامات پر اللہ تعالےٰ بھی مامور کا رسول ہو جاتا ہے یہ ایک باریک بھید ہے جسکو ہر شخص جلدی نہیں سمجھ سکتا - یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مامور اپنی جماعت کو اپنی منشاء کیموافق نہین دیکھتا تو اس کے دل مین ایک درد پیدا ہوتا ہے اور اسے ایک ٹھوکر لگتی ہے اسوقت خدا تعالےٰ تمثیلی طور پر بعض افراد کو انکے عیوب ان پر ظاہر کر دیتا ہے اور کبھی اس فعل کا علم مامور اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے انسان دونون کو ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی کو -

ہم اس عقیدہ کو حل کرنے کے لئے ذرا مثال کے طور پر سمجھا دیتے ہین بہت سے لوگ ایسے ہونگے بلکہ قریباً ہر ایک شخص پر اس قسم کے واقعات گذرے ہونگے کہ جب کبھی وہ کسی گناہ کی حالت مین گرفتار ہونیکو ہوا ہے تو رویا مین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نے زیارت کی اور اس گناہ کی حالت سے بچگیا اس قسم کے تمثلات وہ ہوتے ہین جن مین اللہ تعالےٰ مامور کا رسول ہو کر اپنا فیض پہونچاتا ہے

ایڈیٹر

قرآن کریم کی ابتدا

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۱۱ جلد ۶

اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایک ہی انسان دنیا مین گذرا ہے جس نے اللہ تعالےٰ سے پوری صلح کی ہے دیکھو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کے دہان پاک سے یہ جلیل الشان وحی نکلی ہے مکہ کی زندگی مین جبکہ مصائب کے پہاڑ آپکے سر پر ٹوٹ رہے تھے ہر طرف سے آپ پر درندون کیطرح حملہ کیا جاتا تھا ایسی حالت مین جبکہ ایک ضعیف القویٰ انسان ایک لحظہ کے لئے بھی استقامت اختیار نہین کرسکتا آپ کسطرح پر خدا تعالےٰ کی قضا و قدر پر راضی رہے ہین کوئی گھڑی آپ پر ایسی نہین گذری کہ اللہ تعالےٰ کا شکوہ کیا ہو - بلکہ اپکی زبان

زبان سے یہی الحمد للہ نکلتا رہا۔ وہ جانگداز صدمے جو اس زندگی مین آپنے اٹھائے انکو بیان کرنے سے بھی زہرہ گداز ہوتا ہے جبکہ آپ کے صحابہ کو بھیڑ بکری کیطرح ذبح کیا جاتا ہے اور مختلف قسم کی اذیتین اور تکلیفین دی جاتی ہین کمزور اور ناتوان فطرت عورتون کی شرمگاہون مین برچھے مارے جاتے ہین اور مختلف اونٹون سے باندھ باندھ کر ان کو مخالف جہات مین دوڑا کر چیرا جاتا ہے اس قسم کی تمام تکلیفین آپ تیرہ سال تک برداشت کرتے رہے مگر ایسی پر انقلاب زندگی مین قدم قدم پر ناگفتنی واقعات پیش آئے پر بھی یہ جلیل الشان انسان الحمد للہ کہتا ہے۔ کوئی شخص غور کرنیوالی نظر اور انصاف کرنیوالا دل لیکر آپکے حالات پر نظر کرے تو اسکو تعجب ہوگا اور بے اختیار ہوکر ماننا پڑیگا کہ اللہ تعالے کے قاہر ارادون اور حکیمانہ تدبیرونکے ساتھ طوع دل سے صلح کرنیوالا ایک اور صرف ایک ہی انسان دنیا مین گذرا ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم

مین نے بار ہا آنحضرت صلے اللہ علیہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر غور کی ہے اور جس جس قدر مین نے اس دریا مین غوطے لگائے ہین۔ لذت اور سرور کے موتیون سے مالا مال ہوکر نکلا ہون اور اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ جبتک انسان ان تمام آلام کو جو اللہ تعالے کی طرف سے پہنچتے ہین انعام کے رنگ مین نہ سمجھے اور مصائب و مشکلات کے تیرونکو جو بارش کیطرح برس رہے ہون پھول قرار نہ دے ممکن نہین کہ الحمد للہ اسکے منہہ سے نکلے۔

یہ عرفان کا عالی مقام ہے جہان ہر ایک شخص نہین پہنچ سکتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام تک تو کوئی پہنچا ہی نہین۔ اس مقام پر اللہ تعالے پر ایمان ایسا قوی اور مضبوط ہوتا ہے کہ ہر دکھہ اور مصیبت محسوس اللذت اور مدرک الحلاوت ہوجاتی ہے اور جبتک دکھہ اور مصیبت لذت اور حلاوت کا رنگ اختیار نکرے دل کی سوزش اور کاہش کم نہین ہوسکتی اور سچا اطمینان اور تسلی نہ ملنے کے باعث الحمد للہ منہہ سے نہین نکل سکتا لیکن جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی کو دوربین نگاہ سے دیکھتا ہے بشرطیکہ اس کا دل جاگتا ہو اور اس کے سر مین عقل اور انصاف کا مادہ موجود ہو آپ کی اس قوت قدسی اور عرفان کا اقرار کرنا پڑیگا جس نے آپکے دل کو قوی کردیا تہا اور اپنے محبوب مولا کی ہر ادا پر انشراح صدر کے ساتھ نثار کردیا تہا۔

پھر ہم دیکھتے ہین کہ مکی زندگی کے ایام ہی مین جو مصیبتون کی زندگی ہے یہ اللہ تعالے سے سچی صلح دکھانے والا الحمد للہ نہین کہتا بلکہ جب مدینہ کی کامیاب زندگی کا دور شروع ہوتا ہے اور پوری کامیابی اور نصرت کا تاج آپکے سر پر رکھا جاتا ہے اور آپ دس ہزار قدوسیون کے ساتھ مکہ کو فتح کرتے ہین اس کامیابی کی گھڑی مین (جو کسی نبی کی تاریخ مین پائی نہین جاتی) پھر بھی یہ خدا کا جلیل الشان نبی حامد محمد۔ احمد صلے اللہ علیہ وسلم وہی پاک کلمہ جس سے خدا تعالے کی منفادیر سے پوری صلح اور سلم کی عجب خوشبو آتی ہے کہتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ مصائب اور تلخیون نے آپکے کوہ وقار دل پر کوئی اثر ڈالا اور نہ کامیابی اور فتح کی شادمانی نے آپکو از خود رفتہ کیا۔ اس نظارہ کو ذرا مدنظر رکھکر سوچو کہ ایک شخص خونی دشمن پر اپنے اس مولد اور موطن مین جہان سے وہ بظاہر ذلت کے ساتھہ نکالا گیا تہا اور وہ خاردار جہاڑیون مین چھپتا ہوا بھاگا تہا پوری کامیابی حاصل کرتا ہے اور اس کی قسمت اس بیابان مکہ کے نکالے ہوئے کے ہاتھہ مین دی جاتی ہے اس خوشی اور کامیابی اور نصرت پر چاہیے تہا کہ اگر الوہیت کے ساتھہ کامل رشتہ عبودیت رکھنے والا انسان نہوتا تو اپنے جامے سے باہر ہوجاتا مگر یہ لانظیر حوصلہ اور استقامت کا انسان (صلے اللہ علیہ وسلم) ایسی عظیم الشان فتح مین جو آدم سے لیکر اسوقت تک اور اسوقت سے لیکر ابتک اور پھر قیامت کسی کو نصیب نہین ہوئی اور نہ ہوگی اس الحمد للہ کو بھول نہین گیا بلکہ اسیطرح بلاتفاوت مولے وہ اپنے محبوب مولا کی حمد کرتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہین بعض نہین بلکہ قریباً سارے ہی ایسے ہین جو غم اور خوشی مین اپنے مولا سے اعراض کرتے ہین اور تہوڑے ہین اور بہت ہی تہوڑے ہین جو مقادیر الہی سے صلح کرتے ہین مگر صلح کے جس بلند اور مستحکم چٹان پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین اور کسی دوسرے کا وہان گذر نہین۔

کہ وہ اللہ تعالے کی صفات کا کامل مظہر تھے اس اپنے ارادہ اور بشریت کا حصہ آپ مین نہ تہا ورنہ بات کیا ہے اور کیا سِر ہے کہ نہ آپکو غم مدہوش کر سکے اور نہ کامیابی کا نشہ از خود رفتہ بنا سکے مین بڑی دلیری سے کہتا ہون کہ الوہیت کا جوڑ عبودیت سے کبھی ہوسکتا ہی نہین جب تک خدا تعالے کی قضا و قدر سے سلم اور آشتی نہو اور اس صلح کا پورا بے عیب ہان کامل اور لانظیر نمونہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہین مین دعوے سے کہتا ہون اور مردہ پرست نصرانی اور مادہ پرست آریہ کو چیلنج کرتا ہون کہ رضا بالقضا کا ایسا نمونہ پیش کرین اور مین اس تحدی کے ساتھہ بلاخوف تردید کہتا ہون کہ کوئی بھی نہین ایک بھی نہین۔

دنیا کی اور کوئی کتاب کوئی تعلیم اس سے بڑہکر سنہری اصول پیش نہین کرسکتی ہر ایک مدعی مذہب سے پوچھو کہ انسان کی علت غائی کیا ہے؟ اور خدا کو مانکر اس کے ساتھہ جوڑ کس رنگ کا ہو کہ خدا کا نزول اسپر ہو اور اس کا (انسان کا) صعود الی اللہ کیسے ہو؟

مین بلند آواز سے کہتا ہون کہ کوئی کتاب کوئی مذہب نہین ہے اور ہرگز نہین ہے

جان عظیم الشان اور ضروری مقاصد پر کچھ بھی روشنی ڈال سکے یہ فخر اسلام اور صرف اسلام - قرآن اور صرف قرآن کو ہے کہ وہ اِس فلسفہ کو بیان کرتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے عمل سے دکھاتے ہین کسی قوم کے پاس یہ وظیفہ نہین جو الوہیت مین فنا ہونیکا الحمد للہ کے لفظ مین اور عملی طور پر نماز مین اسلام نے پیش کیا ہے -

یہ یورپ یہ عیسائی قومین جنکو بعض غلطی سے بہادر اور شجاع مانتے ہین مین کہتا ہون ان کی بہادری انکی شجاعت آتشین ہتیارون سے ہوگی ورنہ روح کے تعلق سے یہ قومین بزدل ہین کیونکہ وہ مذہب مردہ پرست مذہب جو ان کو ملا ہے وہ علو ہمتی اور شجاعت کو پیدا نہین کرتا بلکہ بزدلی کو پیدا کرتا ہے اس کی تعلیم پر نظر کرو تو بزدلی اور تعلیم پر عمل کرنیوالیکا نمونہ دیکھو تو بالکل ناقص اور قابل شرم !!

بجز خودکشی کے اور کیا نمونہ باطل پرست نصرانی پیش کرے گا - اس خودکشی ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ جب کبھی کوئی بڑے سے بڑا متمول - جاہ و حشمت رکھنے والا بھی اس قانون قدرت کی کشاکش مین مبتلا ہوا اور مصیبت کا ایک ہلکا سا تھپڑ بھی اس پر آپڑا - تو وہ اس کو برداشت نہین کرسکتا اور اپنی مخلصی اور رہائی فقط خودکشی مین پاتا ہے *

چنانچہ یہ بات واقعات صحیحہ کی رو سے ثابت ہوچکی ہے اور اعداد و شمار سے اس کا پتہ لگایا گیا ہے کہ ان ممالک یورپ مین جو اپنی جگہ پر تہذیب و شائستگی کے چشمہ بنے بیٹھے ہین ہر سال کثرت کے ساتھ خودکشیان ہوتی ہین اس کا راز اور سِر یہی ہے کہ ان مین رضا بالقضا اور تسلیم و توکل کی نہ کوئی تعلیم ہے اور نہ کوئی مؤثر اور کامل نمونہ ہے پھر اگر وہ خودکشی نکرین تو کیا کرین؟ انسانی زندگی کے منازل مین بسا اوقات مصائب اور مشکلات کا آنا ضروری ہے لیکن جس کے سامنے ان تلخیون کے موقع پر کوئی کامل تعلیم اور کامل نمونہ موجود نہیں ہے وہ ہرگز ہرگز ان کو برداشت کرنے کی قوت پا نہین سکتا عیسائی دنیا کے سامنے ایسی تعلیم نہین ہے اور بجز خودکشی کے کوئی نمونہ نہین پھر ناکامیون کے نتائج خودکشیون کی فہرستین ہی دیکھی جا سکتی ہین اور کوئی امید مردہ پرست نصرانی سے رکھنی ہی لاحاصل ہے

اصل اور سچی بات یہی ہے کہ صرف ایک ہی چیز ہے جو انسان کو اس کی زندگی کے نشیب و فراز مین پوری استقامت اور سکینت اور طمانیت بخش سکتی ہے اور وہ ہے اللہ تعالےٰ اور اس کی صفات پر کامل اور لذیذ ایمان جسکا علمی اظہار اس الحمد للہ مین کیا گیا ہے اور عملی طور پر اسے نماز کی صورتین دکھایا ہے -

دن رات مین کسی قدر وقفہ کے ساتھ نماز کا کوئی نہ کوئی وقت آجاتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ ان اوقات مین کسی نہ کسی وقت نمازی پر کوئی حادثہ نازل ہوا ہو مثلاً ایک شخص کا ایک ہی اکلوتا ہونہار نوجوان بیٹا تھا جس پر بظاہر ساری امیدین تھین مگر وہ دفعتہً مرگیا اب اس واقعہ اور حادثہ کے بعد یہ تو ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی نماز کا وقت آجاوے - اب اس جانکاہ حادثہ کے بعد جب کہ دنیا اس کی آنکھون مین تیرہ و تار نظر آتی ہے جبکہ اس کی جان پرور امیدون کا خون ہوچکا ہے اسے نماز مین کھڑے ہوتے ہی الحمد للہ کہنا ہوگا یعنی ہر حال مین اللہ تعالےٰ ہی حمد و ستائش کا مستحق اور سزاوار ہے اب اگر اس کی زبان اس کے دل سے موافق نہین تو اس کے لئے کسقدر خوف کا مقام ہے کہ یہ نماز اس کو منافقون کی فہرست مین داخل نکردے کیونکہ اس کا دل تو اللہ تعالےٰ کو کوستا ہے اور اس کی قاہر تقدیر کی تیز تلوار کا جو ابھی اس پر چل چکی ہے شاکی ہے - اور زبان سے وہ الحمد للہ کہتا ہے مگر یہ کون پسند کرسکتا ہے کہ وہ خدا کے حضور منافق اور ریاکار ٹھہرایا جاوے اس لئے اس کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی تقدیر پر راضی ہو اور اس کی صفات پر سچا ایمان لائے

پس یہ تعلیم جو اسلام کی ابتدائی تعلیم ہے ہان قرآن کریم کی زرین ابتدا حقیقت مین کل سالکانِ راہِ حق کی آخری اور انتہائی معراج ہے جو کسی اور کتاب نے پیش نہین کی یہی وہ مقام ہے جہان پہنچکر انسان نبیون کا نمونہ بنتا ہے - (باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

یسوع مسیح مرقومہ بشپ صاحب لاہور

پر ریویو
نمبر پنجم

گذشتہ نمبر میں ہم نے تین امور قابل ریویو تحریر کئے ہین جن مین سے پہلا یہ ہے کہ یسوع مسیح کی تعلیم شفاعت کے متعلق کیا ہے جو دوسرے نبیون اور ہادیون کی تعلیم سے ممیز ہے ؟

اس امر تنقیح طلب پر بحث کرتے ہوئے ہمکو سب سے اول سخت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ یسوع مسیح نے بجائے خود شفاعت کے مفہوم اور معنون کو ہی نہین سمجھا چہ جائیکہ وہ اس کے متعلق کوئی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دے سکتے اور اپنے آپکو شفیع ٹھہرا سکتے -

عیسائی خود بیان کرتے ہین (جو مدعی سست گواہ چست کے مصداق ہین) کہ خدا تعالےٰ نے معاذ اللہ دنیا کو گنہگار پاکر ان کی نجات کی یہ راہ تجویز کی کہ اپنا اکلوتا بیٹا دنیا کو بخشا جو صلیب پر چڑہایا گیا اور اس کے خون سے نجات ہوئی

یہ عقیدہ جسقدر غیر معقول اور بیہودہ ہے اسیقدر اس کے نتائج قابل شرم ہین

ہمارے محترم ناظرین غالباً اس امر سے ناواقف نہ ہونگے کہ بقول یسوع مسیح درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے اگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک نجات کے لئے یہی ایک راہ اور قانون تھا تو تعجب کی بات ہے کہ اس راہ پر چلنے والون کی نجات یافتہ روحون کے نمونے ہمارے سامنے موجود نہین بلکہ جہان تک نگاہ کیجاوے وہ اصل غرض جو نجات کی قرار دیجاتی ہے اس طریق سے پیدا ہی نہیں ہوسکتی جیسا کہ ہم اسی ریویو مین کسی مناسب محل پر اس کا تذکرہ کرینگے اور کسیقدر ہو بھی چکا ہے

الحکم کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہین کہ شفیع کا لفظ دو خصوصیتون کا جامع ہے یا بالفاظ دیگر یون کہو کہ شفیع وہی ہوسکتا ہے جو دو وجہین ہو کیونکہ شفع جس سے یہ لفظ نکلا ہے وہ جفت کے مفہوم کو مستلزم ہے اور وہ دو صفتین جو شفیع مین ہوتی ہین یہ ہین کہ ایک تو اس کا شدید تعلق اللہ تعالےٰ سے ہوتا وہ الوہیت کے چشمہ سے فیض حاصل کرے اور دوسرا تعلق اس کا مخلوق سے ہوتا وہ فیض مخلوق کو پہونچا سکے اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک نہر کا دہانہ دریا سے لگا ہوا ہے اور دوسرا دہانہ اسکا کہیت سے لگا ہوا ہے دریا سے لیتی ہے اور کہیت کو پہنچاتی ہے اسیطرح پر شفیع گویا دو منہہ کی ایک نالی ہوتا ہے خدا تعالےٰ کے فیض کو جذب کرتا ہے اور مخلوق کو پہنچاتا ہے جب تک یہ صفت کسی انسان کامل مین نہ پائی جاوے وہ شفیع نہین ہو سکتا اس کسوٹی پر ہم یسوع مسیح کو پرکھتے ہین اور دیکھتے ہین کہ کیا وہ اس صفت کو اپنے اندر رکھتا ہے ؟

اس مین شک نہین کہ عیسائیون نے مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا ہے لیکن اس سے یہ بات ثابت نہین ہوسکتی جو شفیع کے لئے ضروری ہو کیونکہ مخلوق اور خدا کے درمیان کسی کامل انسان کی ضرورت ہے۔ خدا یا خدا کے بیٹے کے توسل کی بوجہ غیر جنس ہونے کیضرورت نہین ہوسکتی ؟ اگر خدا کے بیٹے ہی کا توسل ضروری تھا تو چاہیئے تھا کہ شروع سے خدا کے بیٹے دنیا مین آتے حالانکہ ایسا نہیں ہوا ہے

علاوہ برین جب کہ یسوع خود خدا یا خدا کا بیٹا تھا تو صاف ظاہر ہے کہ اس مین کا ایک حصہ جو خدا تعالےٰ سے فیض حاصل کرنے کا ہے وہ مفقود ہے کہ خدا تعالےٰ کے جمیع فیوض سے انسان بدون توسط کے بہرہ ور نہیں ہوسکتا جیسے مثلاً سورج کی روشنی کے بدون وہ دیکھ نہین سکتا یا ہوا کے بغیر سن نہین سکتا غرض وسایط ضروری ہین۔ لیکن جب کہ خود خدا ہی آدمیون مین آگیا تو اپنے فیوض۔ پہنچانے کے لئے اسے کسی اور درمیانی کی ضرورت ہے کیونکہ سنت اللہ تبدیل نہین ہوسکتی پس یسوع اس حیثیت سے بھی شفیع نہین ہوسکتا۔

اب ہم ایک اور پہلو سے اس مسئلہ پر نظر کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ یسوع کی دعوت جیسکہ عام نہین بلکہ خاص ہے تو وہ شفیع کیونکر ٹھہر سکتا ہے وہ اعتراف کرتا ہے کہ مین بنی اسرائیل کی کہوئی ہوئی بھیڑون کے لئے آیا ہون پھر وہ دنیا کا نجات دہندہ ہرگز نہین ہوسکتا جبکہ اس کی دعوت ہی محدود اور تنگ دائرے کے اندر ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ یسوع کی تعلیم شفاعت کے متعلق کوئی روشنی اور صداقت اپنے اندر نہین رکہتی۔

پھر اس سے بھی بڑھکر نقص اس تعلیم مین یہ ہے کہ یسوع کو شفیع قرار دینے کے لئے یہ عقیدہ رکہنا ضروری ہے کہ یسوع دنیا کے گناہون کے باعث ملعون ہوا اور لعنت کی لکڑی پر لٹکایا گیا حالانکہ کسی راستباز کی نسبت اس قسم کے الفاظ کا استعمال بجائے خود سخت گناہ اور ناروا بات ہے

غرض یسوع کو شفیع قرار دینے مین اولاً ضروری ہے کہ شفاعت کے اصل مفہوم کو چھوڑ دیا جاوے پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ شفاعت شفیع کو ملعون قرار دیتی ہے اور پھر یہ بھی کہ یسوع کی شفاعت عملی نمونہ کوئی نہیں دکہا سکتی

اب ہم ناظرین الحکم سے انصاف چاہتے ہین کہ بشپ صاحب لاہور اور انکے بزرگ اس کے متعلق کسقدر غلطی مین پڑے ہوئے ہین۔ ہم اس مضمون پر بہت کچھ تفصیل سے لکھتے مگر اس ریویو کے مقاصد کے لئے اسی قدر کافی ہے ؛

باقی آئندہ

ہمارا ریویو کشف الحقائق اور ہم

مندرجہ بالا ریویو پر بمبئی کے رسالہ کشف الحقائق نے ایک مختصر سا مضمون لکہا ہے ہم چاہتے ہین کہ اس پر بھی ایک سرسری نظر کرین لیکن چونکہ کشف الحقائق نے اسی ریویو کو جو ہم لکھ رہے ہین پورا نہین پڑھا اس لئے ہم ایڈیٹر کشف الحقائق کی خدمت مین وہ پچھلے نمبر بھی بھیجدیتے ہین تاکہ ان کو پڑھکر وہ کسی مفید نتیجہ پر پہنچین۔ ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کشف الحقائق نے ان نمبرون کو پڑھنے کے بدون اپنی رائے ظاہر کرنے مین جلدی کی ہے

اور اس لئے اگر وہ اپنی اس شتابکاری کی پاداش مین ندامت اٹھائین تو وہ فی الحقیقت اس کے سزاوار ہین مگر ہم اس ریویو کو جو کشف الحقائق کی اس تحریر پر لکھنا چاہتے ہین اس وقت تک ملتوی کرتے ہین جب تک کشف الحقائق کی

رسالہ ان پہلے دو نمبرون پر بھی ظاہر ہو سکے"

ہندوستان مین انجیل مقدس

تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر ولڈن سابق بشپ ہند نے گورنمنٹ کو یہ رائے دی تھی کہ سرکاری درسگاہون مین تعلیم بائیبل لازمی کردی جائے۔ کسی اور ویسرائے کا عہد ہوتا تو شاید اسپر کچھ توجہ ہوتی مگر عہد معدلت مہد حضور لارڈ کرزن مین ایسی لایعنی اور ناعاقبت اندیشانہ رائے کو کب وقعت ہوسکتی تھی حضور ویسرائے کے اشارے پر جناب سر انٹونی مکڈانلڈ صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر ممالک شمال مغربی نے بشپ صاحب کے خیالات کی خوب خبر لی اور بحیثیت گورنری رعایا کو اطمینان دلایا کہ ہرگز گورنمنٹ بشپ صاحب کی رائے پر عملدرآمد نہ کریگی۔ لارڈ بشپ صاحب کو یہ امر نہایت شاق گذرا حتی کہ وہ بعذر علالت راہی یورپ ہوگئے اور وہین پر اپنے عہدہ لارڈ بشپی سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ ایک ولڈن صاحب کو ناکامی ہوئی تو کیا ہوا لاکھون ولڈن انگلینڈ و یورپ مین موجود ہین اور ان کے مرکوز خاطر یہی ہے کہ اہل ہند مسیحی بنجائین۔ وہ نئے نئے رنگ اور عجیب غریب اشکال مین پیش ہوا کرتے ہین جبسے مسئلہ اعلیٰ تعلیم پر غور ہونے لگا ساتھ ساتھ تعلیم انجیل پر بار بار زور دیا گیا بعض اوقات سرکار ہند بھی اس رائے پر مائل ہوگئی مگر مآل اندیش مدبران پارلیمنٹ نے اس سے صریح اختلاف کیا اور اس امر کا قطعی فیصلہ کردیا کہ گورنمنٹ ہند نے مسئلہ تعلیم مذہبی سے بالکلیہ علیحدگی اختیار کرلی۔ باایں ہمہ خودغرض مشنری حضرات اور بعض مذہب پرست حکام ہمیشہ اس اُدھیڑ بن مین سرگردان رہا کرتے ہین کہ کسی نہ کسی طرح ہندوستان مین شرقاً غرباً انجیل کا رواج ہو جائے بعض تو اس خیال کو دل ہی دل مین رکھتے ہین اور چلدباز طبائع ڈنکے کی چوٹ کہدیا کرتے ہین۔ چنانچہ آنریبل مسٹر ڈی یم ہمیلٹن سی یس آئی۔ یم۔ یے۔ یف۔ سی یس نے سالانہ جلسہ "انڈیہ سنڈے اسکول یونین" کلکتہ مین بڑی دھوم کی تقریر کی اور صاف کہدیا کہ اس انجمن کی غرض و غایت یہ ہے کہ اطفال کے ذریعہ ۲۹ ½ کروڑ اہل ہند مین اشاعت مسیحیت کرے اور سال زیر رپورٹ مین انجمن نے ہر شاخ مین جو ترقی کی ہے حوصلہ افزا ہے جیساکہ سنہ ۱۹۰۱ء کی رپورٹ میں کہا گیا ہے "جہان مشنریان نہیں جاسکتے تو وہان وہ یعنے بچے ہی جاتے ہین جہان مشنری وعظ نہیں کر سکتے وہین یہ دعا کرتے ہین اور انجیل مقدس کی صداقتون کے سننے اور ماننے مین جن کے کان بہرے اور دل پتھر ہورہے ہین وہ بھی ان کمسنون کی زبان گوہرفشان سے انجیل کی صداقتون کو دلی رغبت و شوق سے سنتے ہین لہذا مجھکو اس انجمن کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ تعلیم بائیبل مقدس کو ہندوستان بھر مین شائع کرنے کے لئے جد و جہد ہمارا فرض منصبی ہے اور اس تخم ریزی کے لئے اطفال سے زیادہ کوئی عمدہ کاشتکار نہین ملسکتا۔

ہندوستان مین ایک عظیم الشان مسیحی سلطنت کے ہوتے ہوئے (جو ⅕ بنی نوع انسان پر فرمانروائی کررہی ہے) خلق خدا کا خدا کے الہامی الفاظ سے لاعلم رہنا نہایت تعجب خیز امر ہے تعلیم مذہبی سے گورنمنٹ کی علیحدگی کو مین بڑی وقعت کی نگہ سے دیکھتا ہون مگر بعض اوقات اس غضب کے اجتناب سے ~~لاعلم جماعتون پر پوشیدہ ظلم ہوجانیکا~~ خوف ناشی ہے۔ اس کے ثبوت مین آنریبل جنٹلمین نے بڑی دماغ سوزی سے ایسا عمدہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ انصافاً اس کی داد دینی چاہئے وہ فرماتے ہین کہ اہل ہند کے جسمانی سود و بہبود کے لئے گورنمنٹ نے شفاخانے دواخانے اور ڈاکٹرون کا معقول انتظام کیا ہے اور ان اغراض کے لئے محاصل ملک سے ایک معقول حصہ وقف کیا گیا ہے مگر گورنمنٹ نے رعایا کو دواخانے جانے اور ڈاکٹرون سے رائے یا دوا لینے پر ہرگز ہرگز مجبور نہیں کرتی۔ البتہ منجانب گورنمنٹ یہ ظاہر کردیا گیا ہے کہ انکے ذریعہ اہل ہند کی خاصی طرح تشخیص مرض ہوگی اور عمدہ ادویات سے انکا علاج کیا جائیگا۔

اسیطرح تعلیم کے متعلق بھی سرکار خلائق کی ذہنی ترقیون کے لئے عمدہ ترین سامان مہیا کرنے مین ساعی ہے۔ یونیورسٹیون مدرسون کتب درسی اور مدرسون کے لئے بھاری بھاری رقمین اُٹھائی جاتی ہین مگر اس اسباب کے قبول کرنے پر کسی کو مجبور نہین کیا جاتا بلکہ محض خوشی خوشی فائدہ اُٹھانے کی غرض سے پیش کئے جاتے ہین سچ پوچھیئے تو مسئلہ تعلیم کے متعلق سرکار گو براہ راست نہ سہی اور طرق سے دباؤ ڈالتی ہے آگے آنریبل جنٹلمین فرماتے ہین

"بنابرین مجھکو یہ امر ایک راز سربستہ معلوم ہوتا ہے کہ کیون گورنمنٹ انہین اصول پر انجیل مقدس کو کم ازکم اس غرض سے رعایا پر نہین پیش کرتی کہ وہ اگر چاہین تو اسکو قبول کرلین کیونکہ ہمارے (عیسائیون کے) اعتقاد کی رو سے یہی ایک بہترین وسیلہ نجات اور یہی ایک مؤثر نسخہ ہے جسکے ذریعہ ایک مسیحی سلطنت اپنی کروڑون رعایا کو ذلت سے عزت پر پہنچا سکتی ہے اس مین دوا اور تعلیم سے زیادہ کوئی جبر و تعدی تو نہوگی اور کسی چیز کا پیش کرنا ہرگز مذہبی مداخلت نہین سمجھا جاسکتا سوانح مسیح جوانان ہند کے حق مین اخلاق حسنہ کی عمدہ مثال ہوگی اور میری جان کی سوگند! مین اب تک نہ سمجھ سکا کہ یونیورسٹیون اور مدارس مین اپنی رضامندی سے پڑھنے کے لئے کیون انجیل پیش نہین کیجاتی باوجود غیر منصفانہ نکتہ چینیون کے انجمن کے سابق میر مجلس ڈاکٹر ولڈن بشپ ہند نے جس بہادری سے مدارس مین ترویج انجیل کی وکالت کی۔ اس کی مین کمال درجہ قدر کرتا ہون آگے آنریبل مقرر نے کہا کہ انگریزی تعلیم سے اہل ہند کی اخلاقی حالت کسی طرح ترقی پذیر نہیں ہوئی اور جبتک اہل ہند پر انجیل نہ پیش کیجائے محض تعلیم سے اونکی تہذیب اخلاق ناممکن ہے"

اس مین شک نہین کہ لائق مقرر نے بڑی

شائستگی سے گورنمنٹ کو انجیل پڑھوانے پر راغب کیا اور اپنی سمجھ مین اس امر کا تصفیہ کر دیا گورنمنٹ مدارس مین انجیل رائج کر دادے تو مذہبی مداخلت کی مرتکب نہ خیال کیجائیگی لیکن افسوس ہے اس بلند حوصلہ ہمدرد و اخلاقی اتالیق اہل ہند نے ایک بات کی کسر چھوڑ دی یعنی اس نے گورنمنٹ پر بدلائل تو یہ ثابت نہ کر دیا کہ انجیل اور فقط انجیل ذریعہ نجات ہے - اور بس - لائق مقرر نے سہواً اس سے چشم پوشی نہین کی ہے بلکہ قصداً اس بحث سے اجتناب کیا وہ جانتے ہین کہ بڑے بڑے پادریون نے اس بحث مین ناخنون تک زور لگایا اور آج تک لاکھون پونڈ ماہوار پاکر اپنی ساری علمیت اسکے ثبوت مین صرف کر رہے ہین مگر ایک نہین بیش جاتی ہے اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے پہلی صدی عیسوی سے ابتک سینکڑون مجلسین ہوئین اور بڑے بڑے بشپون کی صلاح و مشورت سے انجیل مقدس مین صدہا ن تحریفین کیگئین تاہم مقصود اصلی حاصل نہوا

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

پھر بیچارے انریبل مقرر کیون کر اس بحث سے آنکھ چراتے - یہ تو بڑی بات تھی مگر تعلیم انجیل کے حامی مقرر یہی فرماتے کہ وہ کونسی انجیل اہل ہند کو پڑھائینگے برنباس کی یا وہ انجیل جس مین سلیمانی و دیگر قدیم کتابین شامل ہین یا یونانی - رومی - کیتھولک - پروٹسٹنٹ یا یونیٹیرین بائیبلون سے ہماری ہدایت کرائی جائیگی اس کے تشفی بخش جواب سے ہمین بھی مایوسی ہی مایوسی ہے

مآل اندیش گورنمنٹ کو ایسی قطعی دار الفاظیون سے تعلیم انجیل پر ترغیب دلانا لاحاصل ہے کیونکہ اس تحریک کو رعایا ہرگز اچھی نظر سے نہین دیکھیگی - اسلئے یہ خوف ہے کہ وہ کہین قرآن شریف - وید - ژند اوستا کتب جین مذہب وغیرہ کی تعلیم پر گورنمنٹ کو متوجہ نکرنے لگے پھر گورنمنٹ کس کس کو رضامند کر سکیگی - بہ فرض محال اگر گورنمنٹ آنریبل مقرر کی سفارش مان لے اور بائیبل کو مدارس ہند مین مشن اسکولون کیطرح جاری کر دیا تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا گورنمنٹ کو اس امر کا خاصہ علم ہے کہ بائیبل نے یورپ و برطانیہ مین کون سی اصلاحین کی ہین اور وہان کی اخلاقی حالت کو کس معراج کمال پر پہنچا دیا ہے کیا گورنمنٹ کو اتنا نہیں معلوم کہ یورپین ممالک مین چشم بددور - زنا - قمار بازی - بٹیر بازی قتل عمد - خودکشی - شراب خواری - بادشاہ کشی - عہد شکنی - دہریت وغیرہ کی کوئی کمی نہیں گو انجیل مقدس کو ان جرائم قبیحہ سے کوئی تعلق نہین مگر اس بات کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ باوجود کثرت اشاعت انجیل ان کے انسداد پر کوئی قابو نہ پایا - انجیل کو یہ رسوخ وہانپر کیا حاصل ہو سکتا یورپین جدت پسند طبائع نے تو اسکو ناقابل العمل تسلیم کر لیا ہے اور دن بدن اس کے آسمانی احکام سے نہ فقط چشم پوشی کیجارہی ہے بلکہ اس کے تنسیخی احکام جاری ہونے لگے ہین ایک نکاح و طلاق کے مسئلہ کو لیجئے یہ کیسا مہتم بالشان اخلاقی و روحانی مسئلہ ہے مگر یورپ نے اسکو بیسیون پہلو سے آزمانے کے بعد ناقابل العمل ہونے کیوجہ سے حکومتی قانون نافذ کر دیا - دوسری اقوام ملل کو چھوڑ دو محض عیسائی اور وہ بھی یورپین عیسائی اقوام پر نظر کی جائے تو معلوم ہوجائیگا کہ یورپین اخلاق کی انجیل نے کہانتک اصلاح کی کیا وہ اسی انجیل کے ماننے والے نہ تھے جنہون نے لاکھون عربون کو بے گناہ اسپین مین تہ تیغ کر دیا کیا وہ کسی انجیل کے معتقد نہ تھے جنہون نے اپنے ہزارون ہم مذہبون کو جلتی آگ مین جھونک دیا ہم اس کو بھی انجیلی تعلیم پر محمول نہ کرینگے بلکہ یہ سب فاعلون کے غلط کاریون کا نتیجہ تھا اگر ایسا نہ ہی مانا تو کہنا پڑیگا کہ مقدس انجیل یورپ کو ان سیہ کاریون سے باز نہ رکھ سکی - اور اس کی تعلیم کا ان پر کوئی اثر نہ ہو سکا

قطع نظر ان امور کے مدارس مین ترویج انجیل کو ہم ایک اور خیال سے پسند نہین کرتے ہین ہم پر کیا منحصر جس لحاظ سے ہم اس کے موافق نہین - گورنمنٹ بطرز اولی مخالف ہوگی وہ یہ ہے کہ تعلیم انجیل کے رو سے خدائی سلطنت کے تین متحدہ افراد مالک ہین جنہین عیسائی اصطلاح مین باپ بیٹا اور روح القدس کہا جاتا ہے - ہمین اس اصول کے صحت و سقم سے بحث نہین مگر ہماری رائے مین اس کا دنیاوی سلطنتون پر یہ اثر ہوا کہ لوگ ان مین بھی وہی اشتراک چاہنے لگے یعنے اکثر عیسائی ملکون پر تین متحدہ عناصر بادشاہ وزرا و رعایا کی مشترکہ حکومت ہوا کرتی ہے بادشاہ وزرا اور عوام سے مخالفت کر کے سلطنت نہین کر سکتا اور وزرا کو بادشاہ و عوام کے خلاف کامیابی ہو نہین سکتی اور رعایا بھی ان دونون کے بغیر اپنی سلطنت نہین سنبھال سکتی یہ خیال اب یورپ تک محدود نہ رہا بلکہ ہند مین بھی اس کا خوف ناشی ہے - چھپانے کی کونسی بات ہے کانگرس تو اسی مقصد کے لئے برسون سے محنت شاقہ کھینچ رہی ہے ایسی حالت مین اگر آنریبل اسمیٹن صاحب کی سفارش پر تعلیم انجیل جاری کر دی گئی اور عوام اس کے ظاہری معنون پر اسیطرح مائل ہوگئے - جیسے اہل یورپ ہوگئے تو پھر بہت جلد ساری رعایا ممبران کانگریس ہوجائیگی اور معلوم نہیں کہ اسوقت کیا کیا دقتین پیش ہونگی - خدانخواستہ اگر اس کیطرح یہان کے لوگون کو بھی آزادیون کے خواب نہ آنے لگین - گو ہمارا یہ دعوے نہین کہ اسیطرح ہوگا - لیکن یہ بھی تو کوئی نہین کہہ سکتا کہ ایسا ہونا ممکن نہیں بنائے علیہ ہم یہ کہینگے کہ گورنمنٹ کو ایسے خطرناک تحریکات پر آمادہ کرنا خلاف طریق وفاکیشی و خیر طلبی گورنمنٹ ہے

خطبہ عید اضحی

گذشتہ اشاعت سے آگے
سلسلہ کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۱۱ جلد ۶

تو اس سے نفس مطمئنہ سے خود تم کو بھی فائدہ پہونچیگا اور تمام دنیا بھی اس سے مستفید ہوگی جیسا کہ ہمارا امام آخر الزمان نفس مطمئنہ حاصل کر کے تمام دنیا کو نفع پہنچا رہا ہے اور اپنے انوار سے تمام ظلمات شرک و بدعت کو دور کر رہا ہے

سید رختم چون قمر تابم چو قرص آفتاب
کور چشم آنانکہ در انکار ما افتادہ اند

جو لوگ کہ اس امام آخر الزمان کی بیعت مین داخل ہو گئے ہین بطفیل اس امام انام کے اونکی قربانیان نفس امارہ کی ہی شروع ہو چلی ہین کہ اپنے اموال اور اوقات اعمار کو اس کی تعلیم توحید اسلام کے لئے صرف کرتے ہین اور مخالفین کے سہام مطاعن پر صبر کر کر طرح طرح سے تحمل تکالیف کر رہی ہین ابھی تو یہ قربانیان شروع ہوئی ہین عنقریب ایک ایسا وقت آویگا جو مصداق ہوگا اس فرمودہ خداوند تعالیٰ کا کہ کَذَالِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ یعنے ہم نے ان چوپاؤن اور اونٹون کو تمہارا فرمانبردار اور مسخر ایسا ہی کر دیا ہے جیسا کہ تمہارے نفسون امارہ کو تمہارا مسخر اور فرمانبردار کر دیا ہے تاکہ تم شکریہ اس تسخیر کا بجا لاؤ یا اس کا عکس لیلو یعنی ہم نے تمہارے نفسون امارہ کو ایسا مسخر اور فرمانبردار تمہارا کر دیا ہے جیسا کہ چوپاؤن مویشیون کو تمہارا مسخر کر دیا ہے یہان پر جو آیات مذکورہ کا بطن بیان کیا گیا وہ لفظ کذالک سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر اس قربانی ظاہری کا کوئی سر اور بطن نہین ہے تو پھر کذالک کیون فرمایا گیا اور اس تسخیر بہیمۃ الانعام کو کس چیز سے تشبیہ دی گئی ۔ جسکے لئے ضرورت لفظ کذالک کی پڑی اب اللہ تعالےٰ اس بطن اور سر کو بطور عبارۃ النص کے ارشاد فرماتا ہے کہ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ حقیقت تقوی وہی ہے کہ جملہ احکام اسلام کے روبرو اپنی گردنون کو جھکا دیا جاوے اور کسی طرح کا تفاوت اطاعت مین باقی نرہے اور یہی حالت اطمینان کی ہے جو نفس مطمئنہ کو حاصل ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالےٰ کی جانب سے ان کو یہ بشارت ملتی ہے کہ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي اور جبکہ یہ مرتبہ تقوی کا حاصل ہو گیا تو اس تسخر کو مکرر بیان فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ کَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ یہ تسخیر تمہارے نفسون امارہ کی اور نیز مویشی چوپاؤن کے تمہارے لئے اس لئے کی ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کی کبریائی اور بڑائی کرو۔ اسبات پر کہ تم کو ایسے علوم ظاہر اور باطن کی طرف ہدایت کی ہے کہ تمام ماسوائے اللہ تمہاری نظرون مین اللہ تعالےٰ کے فرمانون کا ایسا مسخر اور مطیع معلوم ہو رہا ہے جیسا کہ کوئی امر مشاہد ہو جاتا ہے جو مرتبہ احسان کا ہے لہذا اب محسنین کے لئے حکم ہوتا ہے کہ اونکو ہماری طرف سے بشارات فتوحات دینی و دنیوی کے دیدو کہ تمہارے مخالف اور دشمن تم کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکینگے کیونکہ ایسے محسنین کے لئے اللہ تعالےٰ خود حامی ہو جاتا ہے اور دشمنان محسنین کی مدافعت فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا دیکھو اس امام آخر الزمان کے مرتبہ احسان پر پہنچنے کا ثبوت کسقدر عظیم الشان ثبوت ہے کہ مخالفین نے اسکے ضرر پہنچانے مین کوئی دقیقہ دقائق ایذا سے فروگذاشت نہین کیا حتی کہ اس کے قتل کرنے مین بھی جان توڑ کر کوششین کین تکفیر کے فتوے طیار کر کر مال و اسباب و اولاد و ازواج کے لوٹ لینے مین طرح طرح سے سعی کی جو تمام دنیا کو معلوم ہے لیکن اوس کا ایک بال بھی بیکا نہوا بلکہ خود مخالفین ہی ہر ایک اپنے ارادہ مین ناکام رہکر ذلیل اور خوار ہو گئے یہ کیون ہوا اسواسطے کہ اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا۔ اور ثبوت پر ثبوت یہ کہ علاوہ اس وعدہ الہیہ مندرجہ قرآن مجید کے اللہ تعالےٰ اسکو الہامات اور بشارات کرتا رہا جو کامل طور پر پورے ہوئے پھر اس کی جماعت کے ایذا دینے مین بھی کیسی کیسی کوششین کین مگر اوس کا بھی کچھ نہ بگاڑ سکے اور ہر میدان مین ہیبت اسکی جماعت کے ہاتھ رہا صدق اللہ تعالےٰ وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ پس ثابت ہوا کہ اس کی جماعت کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی اپنی استعدادون کے موافق احسان مین کچھ حصہ دے رکھا ہے کیونکہ وہ سب اس کے متبع ہین اور قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي کے مصداق ہین پس بشارت ہو تم کو ایہا المخلصون کہ اس امام کے اتباع کے ذریعہ سے تم محبوب الہی ہو سکتے ہو لہذا کوشش کرو کہ اس حصن حصین مین پورے طور پر داخل ہو جاؤ تاکہ اللہ تعالے تم کو ہر ایک مخالف کے ظلم و ایذا سے محفوظ رکھے بلکہ ہر ایک رجز اور عذاب دنیوی سے بھی معصوم رہو کیونکہ اس آیت مین یہ قید نہین ہے کہ صرف ظالمون کے ظلم سے ہی اللہ تعالیٰ مدافعت کریگا بلکہ مطلق فرمایا گیا ہے کہ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا اور مفعول کو مذکور نہین کیا گیا تاکہ حذف کرنا مفعول کا عموم پر دلالت کرے پس خبردار ہو جاؤ کہ یہ جو عذاب الہی یعنی طاعون نہایت پھیل رہا ہے اگر تم اس کے حصن حصین مین

پورے طور پر داخل ہوگے تو اللہ تعالےٰ تم کو اس طاعون سے مصون و محفوظ رکھے گا مگر تضرع اور زاری کے ساتھ دعاؤن اور نمازون مین مشغول رہنا شرط ہے ورنہ اللہ تعالےٰ کی ذات بے پروا ہے اس نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ کیونکہ یہ بڑی خیانت اور ناشکری ہوگی کہ باوجود داخل ہونے کے اس سلسلہ مین پھر بھی اپنے نفس امارہ کو مثل بہیمۃ الانعام کے مطلق العنان اور شتر بے مہار رکھو اس لئے آخر رکوع مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یحب کل خوان کفور یعنی اس مین کچھ شک و شبہ نہین ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسی بڑی خیانت کرنیوالے ناشکرے کو دوست نہین رکھتا واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وبارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالےٰ جواد قدیم کریم ملک بر رؤف الرحیم اور بعد جلسہ خفیفہ کے دوسرا خطبہ پڑھکر دعا کیواسطے حضرۃ امام الزمان سے عرض کیا حضرت امام الزمان معہ کل حاضرین جماعت کے دیر تک دعا فرماتے رہے ٭ محمد احسن

سرپرستان الحکم کی خدمت مین ایڈیٹر الحکم کی ایک درخواست

الحکم کے معزز اور محترم ناظرین بخوبی آگاہ ہین کہ ایڈیٹر الحکم نے کبھی اپنے ذاتی اغراض کو اپنے سرپرستون کے سامنے پیش نہین کیا اور اس چھ سال کے اندر جب سے کہ الحکم نے اپنی قوم کی دینی خدمت کا فخر حاصل کیا ہے کبھی بھی کوئی موقع ایسا نہین آیا کہ وہ اپنی مخدوم قوم کو ان ضروریات کے متعلق توجہ دلائے جنکا تعلق بظاہر ایڈیٹر کی ذات سے سمجھا جا سکتا ہے اگرچہ حق شناس اور قدر کرنیوالی قوم ایڈیٹر کی ذاتی ضروریات کو الحکم کی اغراض سے ہرگز الگ نہیں سمجھتی اسی بنا پر مین اپنی قوم کے سامنے آج ایک ضروری امر کے متعلق ایک التماس کرنی چاہتا ہون اور مجھے اپنے محسن سرپرستون پر بفضلہ تعالےٰ قوی امید ہے کہ وہ اس معاملہ مین الحکم کی خدمات کے لحاظ سے اپنے قومی خادم کی التماس اور درخواست پر پوری توجہ کرینگے گو بظاہر یہ ذاتی معاملہ قرار دیا جاوے لیکن حقیقت مین اس کا اثر الحکم پر پڑتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مین اسے اخبار کے ذریعہ پیش کرتا ہون

اور وہ یہ ہے۔

کہ الحکم کا دفتر اور کارخانہ چھ روپیہ ماہوار کرایہ کے ایک مکان مین ہے جو الحکم کے اخراجات مین ایک معقول سالانہ رقم ہے اس بات کی بھی پروا نکی جاتی لیکن یوماً فیوماً بڑھنیوالی ضروریات کے لئے اب وہ مکان بھی مکتفی نہین رہا اور شہر مین اور مکانات کرایہ پر ملنے دشوار ہوگئے ہین اور مین یہ بھی گوارا نہین کرسکتا کہ مطبع اور اپنے رہنے کے مکانات کو الگ الگ کرون اس لئے ان ساری ضروریات کو مد نظر رکھکر مین نے خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے اور یہ سمجھکر کہ الحکم کے سرپرست اس ضرورت کو محسوس کرکے مجھے مدد دینے مین تامل نہ فرماوینگے ایک کچا مکان سردست بنانے کا ارادہ کیا ہے جسکے لئے خدا کے فضل و کرم سے ایک قطعہ اراضی کا ملگیا ہے اب مین چاہتا ہون کہ اسپر چند ضروری مکان۔ مطبع دفتر اور کتب خانہ وغیرہ کیلئے تعمیر ہوجائین۔ اس لئے مین اپنے مربیان اخبار کی خدمت مین ان اخراجات کے پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چند باتین پیش کرتا ہون

اول۔ ہر ایک خریدار اپنے بقایا جات کو اگرچہ کچھ ہی ہو اس درخواست کے پڑھنے پر معاً بھیجدے ٭

دوم ہر خریدار کم از کم دو خریدار جدید پیشگی قیمت دینے والے عطا فرماوے

سوم - ہر خریدار ۱۹۰۲ء کی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک سال کی پیشگی قیمت اس وعدہ پر کارخانہ الحکم کو دے کہ اس کو دو سالون مین اپنی ذمگی قیمت مین وضع کرلے۔

چہارم - ہر خریدار کوشش کرے کہ مطبع کی کتابون کا ایک سٹ کم از کم اسموقعہ پر بطور امداد خرید کرلے ان کتابون کی فہرست صفحہ ۱ پر دی گئی ہے۔

اگرچہ مین امدادی چندے کے واسطے بھی درخواست کرتا تو مجھے امید تھی کہ الحکم کے سرپرستون مین سے بہت سے عالی حوصلہ بزرگ اصل امداد مین شریک ہونیکے لئے طیار ہوجاتے مگر مین نے اس تحریک کو بوجوہات پسند نہین کیا اور یہ تحریک کرنی پسند کی ہے کہ وہ امور متذکرہ بالا کو اختیار کرکے مجھے مدد دین۔ جو بزرگ اس طریق پر کارخانہ الحکم کی تعمیر مین مجھے مدد دینگے انکے نام سلسلہ وار الحکم مین یادگار کے طور پر اور

اس خیال سے کہ دوسرون کو تحریک ہو مین چھاپ دون گا اور یہی رسید ہوگی۔

بعض سرپرستون کی خدمت مین جو الحکم کے خاص معاونین ہین مین علیحدہ عریضے بھی ارسال کرنیکا ارادہ رکہتا ہون تاہم یہ عام خریدارونکی خدمتمین التماس ہے۔ مجھے امید ہے اسپر بہت جلد توجہ کیجاویگی اور مین اپریل کی پہلی اشاعت سے ہی اس قابل ہو سکونگا کہ بعض بزرگون کے نام اس سلسلہ مین شائع کر سکون

مین پرزور الفاظ اور موثر پیرائون مین اس مضمون کو پیش کرسکتا تہا اگر مجھے یہ خیال ہوتا کہ میری مخاطب ظاہر پرست قوم ہے لیکن حقیقت پسند اور حق شناس - قدردان قوم کے سامنے ایسا طریق اختیار کرنا سخت غلطی اور نادانی ہوتی اس لئے مین نے سادہ اور صاف الفاظ مین اپنے سرپرستون کے آگے ایک امر پیش کر دیا ہے جسپر توجہ کرنا ان کا کام ہے والسلام

آپکا حقیقی خدمتگذار
خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

بیعت کا کالم

منشی محمد شریف صاحب سررشتہ دار سب ڈویژن محکمہ نہر ولد محمد دین قوم کہوکہر تحصیل چنیوٹ ڈاکخانہ بنگلہ کوٹ خدایار
حسن خان ولد محمد شریف صاحب ساکن ڈہنگہ تحصیل خانقاہ ڈوگران
نصر اللہ خان کہوکہر ولد محمد شریف
ولی داد عرائض نویس ولد حامد کہاریان ضلع گجرات
خواجہ غلام غوث حیدرآباد دکہن متصل آبدارخانہ ابن صاحب اندرون کمان غالب الدولہ۔

رحمت خان ولد محمد شریف
غلام فاطمہ اہلیہ محمد شریف
کرم بی بی ہمشیرہ محمد شریف
آمنہ بی بی ہمشیرہ محمد شریف
رحیم بی بی ہمشیرہ محمد شریف
اللہ دتا برادر محمد شریف
ابراہیم برادر محمد شریف
میان احمد دین عم محمد شریف
امام الدین ولد قطبا اوجلی ضلع گورداسپور
نانک ولد فتح الدین از سیکہوال
میران بخش ولد لنہا از کہارا
بلندا ولد دولا
عظیما ولد کالو از ننگل
رحیما ولد عیسیٰ ״
فتح الدین ولد از بہنی بانگر
کریم بخش ولد نورا ״
دینا حجام از تلونڈی جہنگل
رانجہا موچی ولد لنہا ״
دین محمد ولد محمد بخش کمہار ساکن بہاڑی تحصیل ضلع گورداسپور

دارالامان کا ہفتہ

حضرت اقدس امام ہمام حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت پیام الٰہی کی تبلیغ مین مصروف ہین آجکل طاعون کی متعلق ایک اشتہار لکھہ رہے ہین جو ملک اور قوم پر عظیم الشان اتمام حجت اور نشان ہوگا۔ کیونکہ اس مین سلسلہ وار ان الہامات اور رویاء اور کشوف کو درج کیا گیا ہے جو طاعون کے متعلق آپکو ہوئے تھے جنپر نادان لوگون نے ہنسی کی تھی اور پھر مبشر الہامات بھی درج ہونگے جو آج کل دارالامان کے محفوظ رہنے اور طاعون کے رفع ہونیکے متعلق ہین مثلاً الہام لولا الاکرام لھلک المقام اور الہام یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد وغیرہا جم اپر مفصل

لکہیتے اگر حضرۃ حجۃ اللہ کا اشتہار نکلنے والا نہ ہوتا بہت جلد یہ اشتہار شائع ہونے والا ہے جو مومنون کے ایمان بڑہانیوالا ہے۔

(۲) حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامۃ خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہین اور خدمت دین مین مصروف ہین

(۳) مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی کتاب آیات الرحمٰن طبع ہو رہی ہے۔

پیسہ اخبار اور تعویذ حفظ طاعون

ہمین نہایت افسوس کیساتھ اس امر پر کچھ کہنیکی ضرورت پڑی کہ ابنائے ملک اور خصوصاً مسلمانونکی بدقسمتی ہے کہ طاعون کی اس خطرناک شدت کے ہوتے ہوئے بجائے اسکے کہ ان کو صدقات و خیرات اور اعمال صالحہ کیطرف توجہ دلائی جاتی اوہام پرستی تعویذ ٹوٹکے کیطرف توجہ دلانیوالے بھی موجود ہین یہ حالت ہی صاف بتلا رہی ہے کہ اس وقت کسی مرد آسمانی کی ضرورت ہے۔

۲۹ مارچ کے پیسہ اخبار مین حفظ طاعون کے لئے ایک تعویذ مشتہر کیا گیا ہے اور تعجب ہے کہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے بلا غور و فکر اسے شائع کیا ہے قطع نظر اسکے کہ تعویذ ٹوٹکے بذات خود مشرکانہ باتین اور اوہام پرستیان ہین اسی تعویذ مین ایک خطرناک بات ہے جس نے ہمکو چونکا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس تعویذ کے لئے یہ شرط لکہی ہے کہ سیاہی پاک ہو اور لکہنے والا غازی - پرہیزگار - اور با طہارت ہو ہماری سمجھہ مین نہیں آیا کہ اس تعویذ کی شرط مین غازی کی شرط کیسی ہے۔

اس کے معنے پرہیزگار اور با طہارت سے ضرور الگ ہین اور غازی عرف عام مین جہاد کرنیوالے کو کہتے ہین کیا اس قسم کے تعویذ شائع کرنیوالے کا منشا جہاد کی تعلیم دینا ہے یا کچھہ اور اور پیسہ اخبار نے کیون اس قسم کے تعویذ کے شائع کرنے مین احتیاط سے کام نہین لیا امید ہے کہ پیسہ اخبار اس خطرناک غلطی کی اصلاح کریگا - پیسہ اخبار مین ایک اور شرمناک بات ۔ اسی تاریخ کے پیسہ اخبار مین ایک عورت کیطرف سے پیسہ اخبار کلب مین ایک خط اور صفحہ ۱۴ پر اسی کی ایک تحریر شائع کی گئی ہے - پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کی یہ دوسری بے احتیاطی ہے کہ ایسے خطوط اور لغو اپنے اخبار مین درج کرنے مین اسے ذرا بھی تامل نہین ہوتا جس کے پڑھنے اور سننے سے بھی اسکو مضایقہ ہونا چاہیے۔ ہم اپنے اخبار مین ان فقرات کو اس نوٹ مین لکھہ دیتے اگر ہمین انکے مقابل شرم ہونیکا احتمال نہوتا - پیسہ اخبار کا اڈیٹر ذرا غور کرے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب اور ان کے اصحاب کی مختلف قسم کی تصویرین [illegible] علم محمد [illegible] لاہور سے طلب کرین

سپے یا طاعون

طاعون

یہ برباد کنندۂ بنی آدم بعد از مدت ہندمین پھیلاہے اب تک تجربہ سے یہی بات معلوم ہوئی ہے کہ قبل از ظہور بطور علاج حفظ ما تقدم کچہ چارہ کیا جاوے تو مرض پھیلنے نہین پاتا چنانچہ اکسیر شفا کی بابت ہند کے اکثر حصہ مین جہان یہ ظاہر ہوا تصدیق ہوگئی ہے کہ یہ طاعونکو روکتی ہے مبتلا شدہ مریض کو بچاتی ہے علیحدہ کتاب آٹہہ آنے کا ٹکٹ بھیجنے سے مفت ملسکتی ہے قیمت فی شیشی [illegible] درجن شیشی [illegible]

دیدۂ عبرت کشا قہر قہاری بہ بین

جناب محمد یوسف صاحب گلی بمبئی (از تبہ چٹھی) آپ کے عرق طاعون نے جادو کا کام کیا ہے اور بہت ہی جانین بچائین اکثر احباب اس کی تعریف کرتے ہین۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب از بورنگ پیٹہ آپکی دوا مین خدا کے فضل و کرم سے بیشک فائدہ ہے مین نے ایک بیمار کی حالت دردسر اور بخار مین یہ دوا دی دو شیشی سے فائدہ ہوا امید پاس اور دوا ہمین ایلدرجن بوتل عرق طاعون ارسال فرماوین جو مفید اور زود اثر دوا ہے۔

جناب محمد حیات بادشاہ چندہ پیٹہ اسکا ہمشیرہ بیماری طاعون سے صحت یاب ہے صرف پاؤن پر ورم باقی ہے اسکا کوئی علاج ارسال کرین۔

جناب ابراہیم بورنگ پیٹہ ۲۵ عدد شیشی عرق طاعون ارسال کرین آپ کی دوائی سے بہت فائدہ ہوا

جناب عبد الحمید معرفت عبد القیوم صاحب ہیڈ اکونٹنٹ آف دی سیٹی میونسپلٹی بنگلور میری گردن پر ایک بار گر نمودار ہے اس کیواسطے دوا ارسال فرماوین

سرکار جلالت آثار نواب آقا محمد خانصاحب بہادر کاظمین علاقہ ہند بدست سید علی منشی نیو ایجنٹ آپکی ایجادہ دوائی طاعون مفید ہے

جناب محی الدین خانصاحب احمد سیٹھ جنرل بہادر میسور آپ کی دوا طاعون اکسیر شفا مجرب ہے، چند شیشیان ارسال فرماوین

جناب حکیم محمد یوسف تمکوری ریاست میسور مقام سرا آپکی دوائی طاعون کی شہرت یہان بکثرت ہورہی ہے

جناب سید محمد پنشنر رام باغ گاڑی خانہ کراچی آپکا ایجاد کردہ عرق طاعون دو مریضون کو دیا گیا بحکم خدا شفایاب ہوئے امید ہے کہ جناب تولین اور ارسال فرماوینگے۔

شفایاب مریضونکے چند سرٹیفکٹ بطور نمونہ

جناب منشی غلام احمد صاحب کشمیری مکان جناب حکیم مولوی مرزا احمد صاحب ڈاکٹر سٹریٹ بمبئی دوا اکسیر شفا کی یہ کیفیت ہے کہ چار مریضون مبتلایان طاعونکو دی انہین سے دو مریض جو فوراً مبتلائے طاعون مرض ہوئے تھے یہ دوا دیتے ہی دس منٹ کے بعد ان کا بخار اتر گیا اور عرق تمام بدن پر آگیا اور شدت تشنگی بھی جاتی رہی اور دو مریض جو مدت سے مبتلائے بخار تھے دوا کے پیتے ہی پیاس کی شدت کم ہوگئی اور بخار مین بھی افاقہ ہوگیا مطلب یہ ہے کہ اس بیماری کے بغیر کا بخار اترتا نہیں مگر خدا کے فضل سے اور آپکی تشخیص سے اس دوا کے دینے سے چار شخصونکو فائدہ ہوا

طبیعت اس دوائی سے عجیب مسرور ہوتی ہے
دل بیمار کے دل سے کدورت دور ہوتی ہے
دوائی آپکی ہے یا نقش اسم اعظم ہے
کہ جسکے دیکھنے سے ہی بلا کافور ہوتی ہے
کرے تعریف کس منہ سے دوائی احمد کمتر
مثال نیر اعظم یہ خود مشہور ہوتی ہے

شامت اعمال ما صورت طاعون گرفت

جناب سیدی عبد الرحمن خلف سیدی حسین خلعدار از جزیرہ حبشان ضلع علی باغ متصل بمبئی آپ کی ایجاد کردہ مرض طاعون کی دوائی نے واقعی اکسیر کا کام کیا ہے

جناب سیٹھ آنے دیرو دسہ بہاری آف کنٹرکٹر کیماڑی شہر کراچی آپنے اس مرض طاعون کی دوا ایجاد کی ہے جس سے سینکڑون مریض شفا پا چکے ہین اور پاتے جاتے ہین سو مہربانی فرماکر بذریعہ کارڈ بنا کچہ دوا ارسال کرین

جناب صوبہ دار صاحب حسن خانصاحب پنشنر رام باغ گاڑی احاطہ کراچی۔ آپکا عرق طاعون دو تین مریضون کو دیا گیا بحکم خدا اچھے ہوئے

جناب عبد الرزاق شاہ ولد نعمت شاہ نقشبندی محل ناریل باڑی داؤد حسن شاہ بمبئی عرض یہ ہے کہ آپ کی ارسال شدہ دوائی سے بمبئی مین لوگونکو بڑا فائدہ ہوا مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جسوقت مریضون کو دوائی پلائی فوراً ہوش آگیا

جناب منشی تفضل حسین صاحب ہوش آر۔کے اینڈ۔ ایم۔ او کیمپ ہوش کوٹہ ضلع بنگلور آپکے عرق طاعون نے بہت مریضون کو فائدہ دیا۔ دو شیشی مہربانی فرماکر اور ارسال کرین

ہماری خاص ساخت (ہوس میڈ)

گھڑیاں

گارنٹی بارہ سال قیمت [illegible] روپیہ
اوپن فیس کیس نیو نکل سلور

ریلوے ریگولیٹر گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت آٹھہ روپے
اوپن فیس کیس۔ ہارنیبل نکل سلور کیس

کلائی پر باندھنے کی گھڑی

قیمت آٹھہ روپیہ اصل چاندی گارنٹی چار سال اوپن فیس کیس سلنڈر معہ چمڑہ کلائی

ملنے کا پتہ

کشن چند سدانند کمپنی سوداگران گھڑی و کلاک انارکلی لاہور

زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی موچی دروازہ اعوان منزل لاہور

[illegible] سے چھپکر شائع ہوا